ترجمۃ القرآن المجید

ہمارے پیارے نبی

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے اور آخری رسول ہیں:
(a) حضرت موسیٰ علیہ السلام (b) حضرت عیسیٰ علیہ السلام
(c) حضرت داؤد علیہ السلام **(d)** حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

-2 اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر کتاب نازل فرمائی:
(a) تورات (b) زبور (c) انجیل **(d)** قرآن مجید

-3 اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو رحمت بنا کر بھیجا:
(a) مکے والوں کے لیے (b) مدینہ والوں کے لیے
(c) اُمتِ مسلمہ کے لیے **(d)** تمام جہانوں کے لیے

-4 قرآنِ مجید کی کس سورت میں ختمِ نبوت کا ذکر ہے؟
(a) سورۃ الاحزاب میں (b) سورۃ المائدۃ میں
(c) سورۃ الاعراف میں (d) سورۃ البقرۃ میں

-5 اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں:
(a) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر (b) حضرت یعقوب علیہ السلام پر
(c) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ (d) حضرت نوح علیہ السلام پر

-6 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا گواہ ہونا:
(a) حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر (b) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر
(c) حضرت اسحاق علیہ السلام کی قوم پر **(d)** تمام امتوں پر

-7 کوثر کہا جاتا ہے:
(a) خیرِ کثیر کو (b) بہترین ذکر کو (c) عبادت کرنے کو (d) فکر کرنے کو

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

-1 اللہ تعالیٰ نے کس کے ذریعے دینِ اسلام کو غالب فرمایا؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے ذریعے دینِ اسلام کو غالب فرمایا۔

-2 ساری دنیا کے انسانوں کے لیے اسوۂ حسنہ کیا ہے؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی حیاتِ مبارکہ ساری دنیا کے انسانوں کے لیے اُسوۂ حسنہ ہے۔

-3 خاتم الانبیاء رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رسالتِ عامہ کے بارے میں آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: آپ (خاتم النبیین ﷺ) فرما دیجیے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں وہ (اللہ) جس کے لیے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے۔ (سورۃ الاعراف: 158)

-4 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے لیے مقامِ محمود ہے، آیت مع ترجمہ لکھیں۔
جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○
ترجمہ: اُمید ہے کہ آپ (خاتم النبیین ﷺ) کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔ (سورۃ بنی اسرائیل: 79)

-5 رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت، اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، آیت مع ترجمہ لکھیں۔
جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ
ترجمہ: جس نے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کی تو یقیناً اُسی نے اللہ کی اطاعت کی۔ (سورۃ النساء: 80)

-6 رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے، آیت مع ترجمہ لکھیں۔
جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ
ترجمہ: اور اللہ آپ کو لوگوں (کے شر) سے بچائے گا۔ (سورۃ المائدۃ: 67)

تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 قرآنِ مجید کی تلاوت کرنی چاہیے:
(a) صرف اونچی آواز میں (b) روانی کے ساتھ
(c) صرف صبح کے وقت **(d)** پاک صاف اور باوضو ہو کر

-2 تعوذ اور تسمیہ پڑھنی چاہیے:
(a) کھانا کھانے سے پہلے (b) کھانا کھانے کے بعد
(c) سونے سے پہلے **(d)** تلاوت شروع کرنے سے پہلے

-3 سجدۂ تلاوت والی آیت پر کرنا چاہیے:
(a) سجدہ (b) شکر (c) سلام (d) رکوع

-4 احکامِ دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیت سے مطالعہ کرنا چاہیے:
(a) قرآنِ مجید کا (b) احادیث کی کتابوں کا
(c) تاریخ کی کتابوں کا (d) اسلامی کتابوں کا

-5 تلاوت کے آخر میں سلامتی، بھلائی اور مغفرت کی دعا مانگنی چاہیے:
(a) اپنی ذات اور اپنے والدین کے لیے (b) اساتذہ اور مرحومین کے لیے
(c) پوری اُمتِ مسلمہ کے لیے **(d)** مذکورہ تمام

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

-1 قرآنِ مجید کی تلاوت کس طرح کرنی چاہیے؟
جواب: قرآنِ مجید کی تلاوت تجوید کے ساتھ کرنی چاہیے۔

-2 تلاوت کرتے ہوئے کیا جذبات ہونے چاہییں؟
جواب: تلاوت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کی عظمت دل میں موجود ہونی چاہیے۔

-3 تلاوت کرتے ہوئے کیا احتیاط کرنی چاہیے؟
جواب: تلاوت آہستہ اور بلند آواز دونوں طرح سے کی جا سکتی ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بلند آواز کسی کے آرام یا کام میں خلل نہ ڈالے۔

-4 سجدۂ تلاوت کا طریقہ اور آداب سیکھنے کے لیے کن سے رہنمائی لینی چاہیے؟
جواب: سجدۂ تلاوت کا طریقہ اور آداب سیکھنے کے لیے اساتذہ کرام یا اہلِ علم سے رہنمائی لینی چاہیے۔

-5 قرآنِ مجید کی تلاوت کو کیسے سننا چاہیے؟
جواب: جب قرآنِ مجید کی تلاوت کی جا رہی ہو تو اسے خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیے۔

-6 اللہ تعالیٰ سے جہنم کے عذاب سے پناہ کی دعا کب مانگنی چاہیے؟
جواب: اللہ تعالیٰ کے غضب، جہنم اور اس کے عذاب والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے جہنم کے عذاب سے پناہ کی دعا مانگنی چاہیے۔

-7 اللہ تعالیٰ سے اُس کی رضا اور جنت کی دعا کب مانگنی چاہیے؟
جواب: اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی عظمت اور جنت و خوش خبری والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت خوشی کے اظہار اور شکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور جنت کی دعا مانگنی چاہیے۔

سُوْرَةُ النَّبَا

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) سُوْرَةُ النَّبَا میں نبا یعنی خبر سے مراد ہے:
(الف) دنیا (ب) موت (ج) نیند **(د)** قیامت

(ii) قیامت کے دن سفارش کے لیے اجازت درکار ہوگی:
(الف) انبیاء کرام علیہم السلام کی (ب) وزیروں کی
(ج) حکمرانوں کی **(د)** اللہ تعالیٰ کی

(iii) سُوْرَةُ النَّبَا کا مرکزی مضمون ہے:
(الف) قیامت اور آخرت (ب) نماز اور زکوٰۃ
(ج) سیاست و معیشت (د) علم و حکمت

(iv) سُوْرَةُ النَّبَا میں قدرت کی نشانیوں میں بیان کیا گیا ہے:
(الف) رات کو (ب) دن کو (ج) نیند کو **(د)** تینوں کو

(v) سُوْرَةُ النَّبَا کے مطابق قیامت کے دن کافر خواہش کریں گے کہ کاش وہ ہو جاتے:
(الف) بوڑھے (ب) درخت **(ج)** مٹی (د) پتھر

-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ النَّبَا کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔
جواب: نبا کا معنی ہے: خبر۔ اس سورت کی دوسری آیت میں قیامت کی خبر کو بہت بڑی خبر قرار دیا گیا ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ النَّبَا ہے۔

(ii) سُوْرَةُ النَّبَا میں خبر سے مراد کیا ہے؟
جواب: سُوْرَةُ النَّبَا میں خبر سے مراد قیامت اور آخرت کی خبر ہے۔

(iii) سُوْرَةُ النَّبَا کا مرکزی مضمون کیا ہے؟
جواب: سُوْرَةُ النَّبَا کا مرکزی مضمون قیامت اور آخرت کا بیان ہے۔

(iv) قیامت پر یقین کا انسان کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟
جواب: قیامت پر یقین انسان میں نیکی کرنے کا جذبہ اور گناہ کا خوف پیدا کرتا ہے۔

-3 تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ النَّبَا کا تعارف تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَةُ النَّبَا قرآن مجید کی ۷۸ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کے ۲ رکوع اور ۴۰ آیات ہیں۔ اس سورت میں قیامت اور آخرت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس سورت کی دوسری آیت میں قیامت کی خبر کو بہت بڑی خبر قرار دیا گیا ہے۔

(ii) سُوْرَةُ النَّبَا کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَةُ النَّبَا میں خبر سے مراد قیامت اور آخرت کی خبر ہے۔ کافر لوگ قیامت کے بارے میں طرح طرح کی باتیں بنایا کرتے تھے۔ سُوْرَةُ النَّبَا میں ان کے اس طرزِ عمل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ پھر قیامت اور آخرت کی حقیقت سمجھائی گئی ہے۔
سُوْرَةُ النَّبَا میں بتایا گیا ہے کہ یہ کائنات اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے قیامت قائم کرنا بہت آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں میں رات اور دن کو بھی خاص طور پر بیان فرمایا ہے۔
سُوْرَةُ النَّبَا میں نیند کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک خاص نعمت کے طور پر ذکر فرمایا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ انسان کی ساری راحتوں کا مدار یہی ہے۔ اس نعمت کو اللہ تعالیٰ نے پوری مخلوق کے لیے عام فرما دیا ہے کہ امیر، غریب، عالم، جاہل، بادشاہ اور مزدور سب کو یہ دولت یکساں عطا ہوتی ہے۔
اس سورت کے مطابق ہمارے اعمال لکھے جا رہے ہیں اور قیامت کے دن ان کا نتیجہ ضرور نکلے گا۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی نافرمانی کرنے والے آخرت میں ناکام ہوں گے۔ قیامت کے دن پرہیزگار لوگوں کو جنت ملے گی جس میں ہر طرح کا آرام ہوگا، ان کے لیے بے شمار نعمتیں ہوں گی اور ان کو کسی قسم کا فکر نہ ہوگا۔
سُوْرَةُ النَّبَا میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن کسی کی سفارش کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی اجازت درکار ہوگی۔ اس کے بغیر کوئی ہستی کسی کی سفارش نہ کر سکے گی۔
قیامت پر یقین انسان میں نیکی کرنے کا جذبہ اور گناہ کا خوف پیدا کرتا ہے۔ قیامت کے دن کفار اپنے عبرت ناک انجام کو دیکھ کر حسرت سے کہیں گے کہ کاش ہم اس سے پہلے مٹی ہو جاتے تو بہتر تھا۔
سُوْرَةُ النَّبَا کے مضامین اور اس کا اسلوب انسان کو خوابِ غفلت سے بیدار کر دینے کے لیے کافی ہیں۔ یہ سورت آخرت کی یاد کو تازہ کر دیتی ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 نَبَا کا معنی ہے:
(a) خبر (b) فکر (c) ذکر (d) شکر

-2 سُوْرَةُ النَّبَا میں اللہ تعالیٰ نے بطور نعمت ذکر کیا ہے: (First Term 23)
(a) علم کا **(b)** نیند کا (c) دولت کا (d) صحت کا

-3 سُوْرَةُ النَّبَا کے مطابق قیامت پر یقین رکھنے سے انسان میں پیدا ہوتا ہے: (First Term 23)
(a) اعتماد **(b)** نیکی کا جذبہ اور خوف (c) اتحاد (d) شعور

-4 ہمارے اعمال کا نتیجہ ملے گا:

(a) حج کے دن (b) جمعہ کے دن (c) عید کے دن **(d) قیامت کے دن**

-5 قیامت کے دن اپنے عبرت ناک انجام کو دیکھیں گے:

(a) کافر (b) مومن (c) سکھ (d) ہندو

-6 سُوْرَۃُ النَّبَا کے مضامین کی روشنی میں انسان بیدار ہونے کے لیے بچتا ہے: (First Term 24)

(a) مدہوشی سے **(b) غفلت سے** (c) نیند سے (d) سرکشی سے

-7 سُوْرَۃُ النَّبَا کی روشنی میں حصولِ جنت کے لیے ضروری ہے: (First Term 24)

(a) کفایت شعاری **(b) پرہیزگاری** (c) مال و متاع (d) اقوالِ زریں

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

-1 کافر لوگ کس کے بارے میں طرح طرح کی باتیں بنایا کرتے تھے؟

جواب: کافر لوگ قیامت کے بارے میں طرح طرح کی باتیں بنایا کرتے تھے۔

-2 سُوْرَۃُ النَّبَا میں کس کی حقیقت سمجھائی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ النَّبَا میں قیامت اور آخرت کی حقیقت سمجھائی گئی ہے۔

-3 سُوْرَۃُ النَّبَا کی روشنی میں کن اعمال کے پیش نظر بروزِ قیامت ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا؟ (First Term 23)

جواب: اس سورت کے مطابق ہمارے تمام اعمال لکھے جا رہے ہیں اور روزِ قیامت ان کا نتیجہ ضرور نکلے گا۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کی نافرمانی کرنے والے آخرت میں ناکام ہوں گے۔

-4 سُوْرَۃُ النَّبَا میں مذکور قیامت کے واقع ہونے کا منظر مختصر بیان کریں۔ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ النَّبَا میں قیامت کی منظر کشی کچھ یوں کی گئی ہے کہ جس دن صور پھونکا جائے گا۔ تو سب لوگ فوج در فوج چلے آئیں گے۔ اور آسمان کھولا جائے گا۔ تو وہ دروازے ہی دروازے ہوں گے۔ اور پہاڑ چلائے جائیں گے۔ تو وہ ریت کی طرح سراب ہو جائیں گے۔

-5 قیامت کے دن پرہیزگار لوگوں کے لیے کیا انعام ہوگا؟

جواب: قیامت کے دن پرہیزگار لوگوں کو جنت ملے گی جس میں ہر طرح کا آرام ہوگا، ان کے لیے بے شمار نعمتیں ہوں گی اور ان کو کسی قسم کا فکر نہ ہوگا۔

-6 سُوْرَۃُ النَّبَا کی تعلیمات ہماری عملی زندگی پر کیا اثر ڈالتی ہیں؟ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ النَّبَا کے مطالعہ سے ہمارے اندر نیکی کا جذبہ اور گناہ کا خوف پیدا ہوتا ہے۔ سُوْرَۃُ النَّبَا کی تعلیمات خوابِ غفلت سے بیداری کا سبب بنتی ہیں۔

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے شروع میں صفات بیان کی گئی ہیں:

(الف) فرشتوں کی (ب) انسانوں کی (ج) جنات کی (د) اولیاء کی

(ii) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے:

(الف) نمرود کا **(ب) فرعون کا** (ج) شداد کا (د) قومِ عاد کا

(iii) قیامت کے واقع ہونے کا حتمی علم ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ کے پاس (ب) فرشتوں کے پاس

(ج) نبیوں کے پاس (د) جنات کے پاس

(iv) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں دعوت کا ذکر ہے:

(الف) حضرت آدم علیہ السلام کی (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

(v) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے مطابق دُنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے محسوس ہوگی:

(الف) بہت تھوڑی (ب) بہت لمبی (ج) زیادہ خوش حال (د) زیادہ بدحال

-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کریں۔

جواب: النّٰزِعٰتِ کا معنی ہے: سختی سے کھینچنے والے۔ اس سورت کے شروع میں فرشتوں کی مختلف صفات بیان کی گئی ہیں جن میں سے ایک صفت ہے: سختی سے کافر کی روح کھینچنے والے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ رکھا گیا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کا مرکزی مضمون تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کا مرکزی مضمون آخرت کا انکار کرنے والوں کے عبرت ناک انجام کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے مطابق قیامت کب آئے گی؟

جواب: سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے مطابق قیامت کے واقع ہونے کا حتمی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

(iv) فرعون کس چیز کا دعویٰ کرتا تھا؟

جواب: فرعون خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔

-3 تفصیلی جواب دیں:

(i) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کا تعارف تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ قرآن مجید کی ۷۹ ویں نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کے دو رکوع اور ۴۶ آیات ہیں۔ اس سورت میں آخرت کا انکار کرنے والوں کے عبرت ناک انجام کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس سورت کے شروع میں فرشتوں کی مختلف صفات بیان کی گئی ہیں جن میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ سختی سے کافر کی روح کھینچنے والے ہیں۔

(ii) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی قسمیں بیان فرما کر قیامت کے واقع ہونے کا بیان فرمایا ہے۔ اس کے بعد یاد دہانی کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوتِ توحید کا ذکر ہے اور فرعون کے عبرت ناک انجام کا بیان فرمایا ہے۔ فرعون آخرت کا انکار کرتا اور خدائی کا دعوے دار تھا۔ وہ زمین پر فساد برپا کرتا تھا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا اور آخرت میں عبرت کا نشان بنا دیا۔ اس میں یہ نصیحت ہے کہ پچھلی قوموں کے قصوں سے سبق حاصل کر کے اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے مطابق جس اللہ نے اس عظیم کائنات کو پیدا فرمایا ہے اس کے لیے قیامت کو قائم کرنا اور انسانوں کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنا بہت آسان ہے۔

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں آخرت کا انکار کرنے والوں کو ایمان لانے کی ترغیب دی گئی ہے اور قیامت کے دن نیک اور بُرے انسانوں کا انجام بیان کیا گیا ہے۔

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے واقع ہونے کا حتمی علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ ہمیں قیامت کے وقت کے بارے میں سوال و جواب کرنے کے بجائے اپنی آخرت بنانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ قیامت کے دن انسان کو دنیا میں گزاری ہوئی زندگی بہت تھوڑی لگے گی یعنی آخرت کی ہمیشگی زندگی کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کی کوئی حیثیت نہیں۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 النّٰزِعٰتِ کا معنی ہے:

(a) نرمی سے کھینچنے والے **(b) سختی سے کھینچنے والے**

(c) کام کرنے والے (d) انجام تک پہنچانے والے

-2 آخرت کا انکار کرتا تھا:

(a) نمرود **(b) فرعون** (c) ہامان (d) شیطان

-3 سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہم تیاری کرتے ہیں: (Final Term 23.24)

(a) جہاد کی **(b) آخرت کی** (c) امتحان کی (d) سفر کی

-4 گزشتہ اقوام کے قصوں سے سبق حاصل کرتے ہوئے ہم اپنی زندگی کے لیے فکر کرتے ہیں: (First Term 24)

(a) اصلاح کی (b) نمائش کی (c) دولت کی (d) حسن کی

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

-1 سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: نازعات کا لفظی معنی ہے "سختی سے کھینچنے والے"۔ سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں فرشتوں کی چند صفات ذکر کی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک "کافر کی روح سختی سے کھینچنے والے" ہے۔ اس وجہ سے اس سورت کو سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کہا جاتا ہے۔

-2 قرآن کریم میں جا بجا قوم موسیٰ کے انجام کا ذکر کرنے میں کیا مصلحت پوشیدہ ہے؟ (First Term 23)

جواب: قرآن کریم میں جا بجا سابقہ اقوام بالخصوص قوم موسیٰ کے عبرت ناک انجام کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ ہم اپنی اصلاح کر سکیں اور ان کے انجام سے عبرت حاصل کرتے ہوئے گناہوں اور نافرمانیوں سے دور رہیں۔

-3 سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں منکرینِ آخرت کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں آخرت کا انکار کرنے والوں کو ایمان لانے کی ترغیب دی گئی ہے۔

-4 فرعون کے انجام سے ہمیں کیا عبرت حاصل ہوتی ہے؟ (First Term 24)

جواب: فرعون آخرت کا انکار کرتا تھا اور خدائی کا دعوے دار تھا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا اور آخرت میں عبرت کا نشان بنا دیا۔ اس انجام سے ہمیں یہ نصیحت حاصل ہوتی ہے کہ سابقہ قوموں کے قصوں سے سبق حاصل کر کے ہمیں اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔

-5 يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۙ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اس دن انسان اپنی کوشش کو یاد کرے گا۔

سُوْرَۃُ عَبَسَ

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) عبس کا معنی ہے:

(الف) خبر (ب) کھینچنے والے (ج) چھننا **(د) ناگواری محسوس کرنا**

(ii) قیامت کے دن انسان بھول جائے گا:

(الف) والدین کو (ب) بہن بھائی کو (ج) دوستوں کو **(د) رشتے داروں کو**

(iii) حق کے سچے طلب گاروں کی اہمیت بیان کی گئی ہے:

(الف) سُوْرَۃُ النَّبَا میں (ب) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں

(ج) سُوْرَۃُ عَبَسَ میں (د) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ میں

(iv) حق کو قبول کرنے کے لیے ضروری ہے:

(الف) آنکھوں کی روشنی (ب) بہت زیادہ علم (ج) مال و دولت **(د) دل کی بصیرت**

(v) حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ملتا ہے:

(الف) سُوْرَۃُ النَّبَا میں (ب) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں

(ج) سُوْرَۃُ عَبَسَ میں (د) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ میں

-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ عَبَسَ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: عبس کا معنی ہے: ناگواری محسوس کرنا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے ایک نابینا صحابی کے طرزِ عمل پر ناگواری کے اظہار کا ذکر ہے، اس لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ عَبَسَ رکھا گیا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ عَبَسَ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ عَبَسَ کا مرکزی مضمون حق کے سچے طلب گاروں کی اہمیت کا بیان ہے۔

(iii) قرآنِ مجید سے کون فائدہ حاصل کر سکتا ہے؟

جواب: دراصل یہ ایک نصیحت ہے جو چاہے اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

(iv) قیامت کے دن نافرمانوں کے چہرے کیسے ہوں گے؟

جواب: نافرمانوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

-3 تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَۃُ عَبَسَ کا شانِ نزول بیان کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ عَبَسَ کے نازل ہونے کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک دن حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ قریش کے کچھ بڑے سرداروں کو اسلام کی تبلیغ فرما رہے تھے، اس گفت گو کے دوران ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں آ گئے۔ وہ نابینا تھے اس لیے یہ نہ دیکھ سکے کہ آپ کن کے ساتھ گفت گو میں مصروف ہیں، انھوں نے آتے ہی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے کچھ سکھانے کی درخواست کر دی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو ان کا یہ طریقہ پسند نہ آیا کہ دوسروں کی بات کاٹ کر انھوں نے بیچ میں مداخلت کر دی۔ اس لیے آپ خاتم النبیین ﷺ کے چہرۂ انور پر ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کی بات کا جواب دینے کے بجائے ان کافروں کے ساتھ اپنی گفت گو جاری رکھی۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو یہ سورت نازل ہوئی۔

(ii) سُوْرَۃُ عَبَسَ کا تعارف اور مضامین تحریر کریں۔

جواب: تعارف: سُوْرَۃُ عَبَسَ قرآن مجید کی ۸۰ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ایک رکوع اور ۴۲ آیات ہیں۔ اس سورت میں حق کے سچے طلب گاروں کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس سورت کی پہلی آیت میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے ایک نابینا صحابی کے طرزِ عمل پر ناگواری کے اظہار کا ذکر ہے، اس سورت کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن کی سختی انسان کو اس کے قریبی رشتہ داروں سے بھی غافل کر دے گی، اس دن اللہ تعالیٰ کے فرماں برداروں کے چہرے روشن اور نافرمانوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

مضامین: سُوْرَۃُ عَبَسَ کے شروع میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی دنیاوی منصب یا مال و دولت کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ ایمان اور اخلاص والے عمل کی اہمیت ہے۔ غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنے کی فکر اہم ہے تاہم مسلمانوں کی اصلاح اور ان کی تعلیم کی فکر کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 سُوْرَۃُ عَبَسَ میں مذکورہ نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کا وہ عمل جس پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے ناگواری کا اظہار فرمایا:

(a) اونچی آواز میں (b) آپس میں سرگوشی
(c) بحث وتکرار **(d)** بغیر اجازت بات کاٹنا

-2 حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ بڑے سرداروں کو اسلام کی تبلیغ فرمارہے تھے:
(a) قریش کے (b) بنوعدی کے (c) بنوسعد کے (d) بنوزہرہ کے

-3 اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں:
(a) دنیاوی منصب کی (b) مال ودولت کی (c) اخلاص والے عمل کی **(d)** a اور b دونوں

-4 سُوْرَۃُ عَبَسَ میں واضح ہے کہ حق کو قبول کرنے کے لیے ضروری ہے:
(a) دل کی بصیرت (b) آنکھ کا نور (c) علم کی فراوانی (d) عبادات کی کثرت

-5 سُوْرَۃُ عَبَسَ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص نعمت کے طور پر بیان فرمایا ہے:
(a) ہوا کو **(b)** بارش کو (c) زمین کو (d) پانی کو

-6 قیامت کے دن کی سختی انسان کو غافل کردے گی:
(a) اساتذہ سے (b) والدین سے
(c) بہن بھائیوں سے **(d)** قریبی رشتہ داروں سے

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

-1 سُوْرَۃُ عَبَسَ میں اشارتاً کس صحابی کا ذکر کیا گیا ہے؟ (First Term 23)

جواب: عبس کا معنی ہے "ناگواری محسوس کرنا"۔ سُوْرَۃُ عَبَسَ میں ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کا اشارتاً ذکر کیا گیا ہے جنھوں نے نادانستہ حضور خاتم النبیین ﷺ کو دوران گفتگو ہی کچھ سکھانے کی درخواست کردی۔ سُوْرَۃُ عَبَسَ میں اسی واقعے کی طرف اشارہ ہے۔

-2 سُوْرَۃُ عَبَسَ کا مرکزی مضمون اور علمی نکات تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ عَبَسَ کا مرکزی مضمون "حق کے سچے طلب گاروں کی اہمیت کا بیان" ہے۔
علمی نکات: سُوْرَۃُ عَبَسَ کے شروع میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی دنیاوی منصب یا مال ودولت کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ ایمان اور اخلاص والے عمل کی اہمیت ہے۔

-3 سُوْرَۃُ عَبَسَ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کو کیسے بیان فرمایا؟

جواب: سُوْرَۃُ عَبَسَ میں اللہ تعالیٰ نے بارش سے حاصل ہونے والے پھلوں، سبزیوں، اور چارے کا ذکر فرما کر اپنی قدرت کو بیان فرمایا ہے۔

-4 سُوْرَۃُ عَبَسَ کی روشنی میں حق کو قبول کرنے کے لیے کیا ضروری ہے؟ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ عَبَسَ کی تعلیمات سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ حق کو قبول کرنے کے لیے ظاہری بینائی نہیں بلکہ دل کی بصیرت ضروری ہے۔ اگر کسی کو حق کی سچی طلب اور لگن ہو تو اللہ تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا۔

سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) زمانہ جاہلیت کے لوگ منحوس سمجھتے تھے:
(الف) غلاموں کو **(ب)** عورتوں کو (ج) بوڑھوں کو (د) معذوروں کو

(ii) قرآن مجید نصیحت ہے:
(الف) فرشتوں کے لیے (ب) انسانوں کے لیے
(ج) جنات کے لیے **(د)** تمام جہانوں کے لیے

(iii) جو قیامت کو آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ پڑھے:
(الف) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ (ب) سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ
(ج) سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ **(د)** تینوں

(iv) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ میں ذکر ہے:
(الف) حضرت عزرائیل علیہ السلام کا (ب) حضرت اسرافیل علیہ السلام کا
(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام کا **(د)** حضرت جبریل علیہ السلام کا

(v) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کے مطابق ہدایت ان لوگوں کو ملے گی:
(الف) جو سیدھا راستہ اختیار کریں (ب) جو خوب مال خرچ کریں
(ج) جو علم حاصل کریں گے (د) جو بے نیاز رہیں گے

-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: تکویر کا معنی ہے: لپیٹنا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قیامت کے دن سورج کو لپیٹ دیے جانے کا ذکر ہے۔ اسی وجہ سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کا مرکزی مضمون قیامت کے مناظر کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ میں قیامت کے دن کس گناہ کے بارے میں سوال کا ذکر آیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ میں بتایا گیا ہے کہ لڑکیوں کا قتل بہت بڑا جرم ہے، جس کے بارے میں قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔

-3 تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کی فضیلت اور مرکزی مضمون تحریر کریں۔

جواب: فضیلت: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جو شخص قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ، سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ، اور سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ کو پڑھ لے۔ (سنن ترمذی: 3333)
مرکزی مضمون: سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کا مرکزی مضمون قیامت کے مناظر کا بیان ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی وعملی نکات تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کے شروع میں قیامت کی ہولناکی بیان کی گئی ہے۔ قیامت کے دن سارا دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اس دن ہمارا ہر قول وعمل حاضر کر دیا جائے گا۔

جاہلیت کے زمانے میں ایک وحشیانہ رسم یہ تھی کہ لوگ عورتوں کو منحوس سمجھتے تھے اور بعض قبیلے ایسے تھے کہ اگر ان میں سے کسی کے یہاں بچی پیدا ہو جاتی تو وہ شرم کے مارے اس بچی کو زندہ زمین میں دفن کر دیتا تھا۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ لڑکیوں کا قتل بہت بڑا جرم ہے، جس کے بارے میں قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔

پھر حضرت جبریل علیہ السلام کی عظمت اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے ان کی ملاقات کا بیان ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام امانت دار اور بہت طاقت ور ہیں۔ فرشتوں کے سردار ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے غیب کی باتیں اپنی امت کو بتانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کے آخر میں قرآن مجید کی عظمت کا ذکر ہے، قرآن مجید کو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید سے نصیحت ان لوگوں کو ملے گی جو سیدھے راستے پر چلنے کا ارادہ رکھتے ہوں اور ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی ملتی ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 تکویر کے معنی ہے:
(a) کھینچنا **(b)** لپیٹنا (c) بکھیرنا (d) کھولنا

.2 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ میں لپیٹ دیے جانے کا ذکر ہے: (First Term 23)
(a) سورج کے (b) چاند کے (c) زمین کے (d) آسمان کے

.3 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کے مطابق مشرکین مکہ منحوس سمجھتے اور زندہ درگور کر دیتے تھے: (First Term 23)
(a) غلاموں کو **(b)** لڑکیوں کو (c) لڑکوں کو (d) بوڑھوں کو

.4 روز قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور سوال کرے گی کہ مجھے کیوں قتل کیا گیا: (First Term 23)
(a) کنواری لڑکی (b) طلاق یافتہ لڑکی
(c) شادی شدہ لڑکی **(d)** زندہ درگور کی ہوئی لڑکی

.5 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کے مضامین سے علم حاصل ہوتا ہے: (First Term 23)
(a) قیامت کی ہولناکیوں کا (b) موت کی سختیوں کا
(c) قبر کے عذاب کا (d) دوزخ کے عذاب کا

.6 قرآن کریم سے اسے نصیحت حاصل ہوگی جو ارادہ رکھتا ہے: (First Term 24)
(a) سفر کرنے کا (b) مال خرچ کرنے کا **(c)** سیدھے راستے کا (d) کھانے پینے کا

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

.1 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کی وجہ تسمیہ تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: تکویر کا معنی ہے "لپیٹنا"۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قیامت کے دن سورج کو لپیٹ دیے جانے کا ذکر ہے۔ اسی وجہ سے اس سورت کا نام سورۃ التکویر ہے۔

.2 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ میں کس جاہلانہ رسم کی مذمت کی گئی ہے؟ (First Term 23,24)

جواب: جاہلیت کے زمانے میں ایک وحشیانہ رسم یہ تھی کہ لوگ عورتوں کو منحوس سمجھتے تھے اور بعض قبیلے بچی کو زمین میں زندہ دفن کر دیتے تھے۔ سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ میں اسی رسم کی مذمت کی گئی ہے کہ لڑکیوں کا قتل بہت بڑا جرم ہے، جس کے بارے میں قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔

.3 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کی روشنی میں حضرت جبرائیل علیہ السلام پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا تذکرہ کچھ یوں کیا گیا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام امانت دار بہت طاقتور ہیں۔ وہ فرشتوں کے سردار ہیں۔

.4 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کی روشنی میں قرآن مجید کی فضیلت بیان کریں۔ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کے آخر میں قرآن مجید کی عظمت کا ذکر ہے۔ قرآن مجید کو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید سے نصیحت ان لوگوں کو ملے گی جو سیدھے راستے پر چلنے کا ارادہ رکھتے ہوں اور ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی ملتی ہے۔

سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) انفطار کا معنی ہے:
(الف) لپیٹنا (ب) کھولنا **(ج)** پھٹ جانا (د) افطار کرنا

(ii) قیامت کے دن کام آئیں گے:
(الف) دوست (ب) رشتہ دار (ج) تعلقات **(د)** نیک اعمال

(iii) سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ میں فرشتوں کا ذکر ہے:
(الف) منکر نکیر کا (ب) ملک الموت کا
(ج) روح الامین کا **(د)** کِرَامًا کَاتِبِیْن کا

(iv) قیامت کے دن آسمان:
(الف) سکڑ جائے گا **(ب)** پھٹ جائے گا
(ج) ابل جائے گا (د) جھڑ جائے گا

(v) انسانوں کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کو کہتے ہیں:
(الف) منکر نکیر **(ب)** کِرَامًا کَاتِبِیْن
(ج) محسنین (د) مالک اور رضوان

-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: انفطار کا معنی ہے: پھٹ جانا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قیامت کے دن آسمان کے پھٹ جانے کا ذکر ہے۔ اسی وجہ سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ کا مرکزی مضمون قیامت کی ہولناکی اور اس دن کے حساب وکتاب کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ کے بارے میں ایک حدیث مبارک تحریر کریں۔

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جو شخص قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ، سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ اور سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ کو پڑھ لے۔ (سنن ترمذی 3333)

-3 تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ کا تعارف اور مقصد نزول تحریر کیجیے۔

جواب: تعارف: سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ قرآن مجید کی ۸۲ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ۱ رکوع اور ۱۹ آیات ہیں۔ اس سورت میں قیامت واقع ہونے کے منظر کا بیان ہے۔ قیامت کے دن آسمان پھٹ جائے گا اور سمندر اُبل پڑیں گے۔
مقصد نزول: سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ کا مقصد نزول قیامت کی ہولناکی اور اس دن کے حساب وکتاب کو بیان کرتا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ میں قیامت کے واقع ہونے کا منظر پیش کیا گیا ہے اور انسان کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ اپنے اس رب کے بارے میں دھوکے میں نہ پڑے، جس نے اسے پیدا فرمایا، شکل وصورت عطا فرمائی اور اس پر اعمال لکھنے والے فرشتے مقرر فرمائے، یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی نعمتوں کو دیکھ کر یہ گمان نہ کرے کہ اس کی نافرمانی پر کوئی گرفت نہیں ہوگی اور نہ ہی حساب وکتاب ہوگا۔ ہمارا جسم اور ہماری سب نعمتیں اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی ہیں، جن پر ہمیں اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔
سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ میں کِرَامًا کَاتِبِیْن یعنی معزز لکھنے والے فرشتوں کا ذکر ہے۔ کِرَامًا کَاتِبِیْن وہ فرشتے ہیں جو انسان کے سارے اعمال کو لکھتے رہتے ہیں اور اسی سے اس کا اعمال نامہ تیار ہوتا ہے۔
انسان کو چاہیے کہ وہ قیامت کے دن کی فکر کرے، جس دن نیک اعمال کے سوا کچھ

کام نہ آئے گا اور ہر فیصلے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہوگا۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 انسانوں کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کا ذکر کیا گیا ہے: (First Term 23)

(a) سورۃ الانشقاق میں (b) سورۃ البروج میں
(c) سورۃ العلق میں **(d)** سورۃ الانفطار میں

-2 آپ خاتم النبیین ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ سورت جس کی تلاوت کرنے والا اس دنیا میں قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے: (First Term 23)

(a) سورۃ الکوثر **(b)** سورۃ الانفطار (c) سورۃ یٰسین (d) سورۃ الملک

-3 سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار کے مضامین کا مقصد ہے کہ ہم اپنی عملی زندگی میں فکر اپنا لیں: (First Term 24)

(a) اقتدار کی (b) دولت کی **(c)** آخرت کی (d) عیال کی

-4 روزِ قیامت جب فیصلے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہوگا تو اس وقت کام آئیں گے: (First Term 23)

(a) نیک اعمال (b) مال و دولت (c) منصب و اختیار (d) جاہ و جلال

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

.1 حدیث مبارک کی روشنی میں سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار کی فضیلت بیان کریں۔ (First Term 23)

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا جو شخص قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ سورۃ التکویر، سورۃ الانفطار اور سورۃ الانشقاق کو پڑھ لے۔

.2 سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار کے مضامین کا مختصر جائزہ پیش کریں۔ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار کا مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول قیامت کی ہولناکی اور اس دن کے حساب و کتاب کا بیان ہے۔ انسان کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ دنیا میں کھو کر آخرت کو بھول نہ جائے اور یہ گمان نہ کرے کہ اس کی نافرمانی پر کوئی گرفت نہیں ہوگی اور نہ ہی حساب و کتاب ہوگا۔

.4 سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار میں کن دو معزز فرشتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟ (First Term 23,24)

جواب: سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار میں کراماً کاتبین یعنی معزز لکھنے والے فرشتوں کا ذکر ہے۔ کراماً کاتبین وہ فرشتے ہیں جو انسان کے سارے اعمال لکھتے رہتے ہیں اور اسی سے اس کا اعمال نامہ تیار ہوتا ہے۔

.5 سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار کی تعلیمات سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار میں قیامت کی منظر کشی کر کے نیک اعمال کی جانب متوجہ کیا گیا ہے اور آخرت کے بارے میں فکر مندی کا احساس دلایا گیا ہے۔ کہ قیامت کے دن کسی کی سفارش نہیں چلے گی۔ مگر جن کو اللہ پاک اجازت دے گا۔ ان تعلیمات سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم اعمال صالحہ اپنائیں اور اس دن سے ڈریں جس دن کوئی سفارش کام نہ آئے گی۔

سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کیجیے:

(i) مُطَفِّفِیْنَ کا معنی ہے:

(الف) ناپ تول میں کمی کرنے والے (ب) جھوٹ بولنے والے
(ج) لوٹ مار کرنے والے (د) اعتکاف کرنے والے

(ii) جنت کی نعمتوں کی وجہ سے چہرے تروتازہ ہوں گے:

(الف) جوانوں کے (ب) فرشتوں کے (ج) بوڑھوں کے **(د)** نیک لوگوں کے

(iii) عِلِّیِّیْنَ یعنی بالاخانوں میں نامہ اعمال ہوں گے:

(الف) سب مسلمانوں کے (ب) بدکاروں کے
(ج) فرماں برداروں کے (د) سب انسانوں کے

(iv) معاشرے کو کھوکھلا کر دینے والا جرم ہے:

(الف) چغل خوری (ب) بدنظری (ج) منافقت **(د)** کرپشن

(v) آخرت کے منکر قرآن مجید کو کہتے تھے:

(الف) ایک معجزہ (ب) سچی کتاب
(ج) تاریخی کتاب **(د)** پچھلی کہانیاں

-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: مطففین کا معنی ہے: ناپ تول میں کمی کرنے والے۔ اس سورت کی پہلی آیت میں ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت کا اعلان ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کا مرکزی مضمون آخرت کے منکروں کی اہم خرابی ناپ تول میں کمی کرنے کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے مطابق ناپ تول میں کمی کرنا کس چیز کی علامت ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے مطابق ناپ تول میں کمی کرنا آخرت سے غفلت کی علامت ہے۔

-3 تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

جواب: تعارف: سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ قرآن مجید کی ۸۳ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ا رکوع اور ۳۶ آیات ہیں۔ اس سورت میں ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی ہلاکت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

مقصدِ نزول: سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کا مقصدِ نزول آخرت کا انکار کرنے والوں کی اہم خرابی ناپ تول میں کمی کرنے جیسی اہم بُرائی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے شروع میں ناپ تول میں کمی جیسی اہم بُرائی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ وہ جب دوسروں سے لیتے ہیں تو ناپ اور تول پورا رکھوانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جب دینے کی باری آتی ہے تو ڈنڈی مارتے ہیں۔ اس سورت میں تعلیم دی گئی ہے کہ ہم جو بات اپنے لیے پسند کریں وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرنی چاہیے۔

سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے ابتدائی حصے میں کرپشن اور بدعنوانی کا ارتکاب کرنے والوں کی برائی بیان کی گئی ہے۔ کرپشن ایک ناسور ہے جو معاشرے کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔ اس جرم کی وجہ سے معاشرے میں ناانصافی اور لاقانونیت بڑھ جاتی ہے۔ ایک اچھا مسلمان اور ذمہ دار شہری ہونے کی حیثیت سے ہمیں اس جرم سے دور رہنا چاہیے۔

ناپ تول میں کمی کرنا آخرت سے غفلت کی علامت ہے۔ گناہ کرنا، حد سے بڑھنا اور قرآن مجید کو نہ ماننا آخرت کے انکار کا نتیجہ ہے۔ آخرت کا انکار کرنے والے قرآن مجید کو پچھلے لوگوں کی کہانیاں قرار دیتے ہیں۔ آخرت کو بھلا دینے اور دنیا ہی کو مقصد بنانے کی وجہ سے دلوں پر زنگ چڑھ جاتا ہے۔ آخرت کو جھٹلانے والے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہیں گے اور جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

بدکاروں کے نامہ اعمال سِجِّیْن میں ہوں گے اور فرماں برداروں کے نامہ اعمال عِلِّیِّیْنَ میں ہوں گے۔ سِجِّیْن کا لفظی معنی قید خانہ ہے جب کہ عِلِّیِّیْنَ کا لفظی معنی بالا خانہ ہے۔

سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ میں جنت کی نعمتوں کا تذکرہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ نیک لوگوں کے چہرے جنت کی نعمتوں کی وجہ سے تروتازہ ہوں گے۔ جنت کی مزید نعمتوں کا تذکرہ فرمانے کے بعد کہا گیا ہے کہ یہ وہ چیزیں ہیں جن کے بارے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والوں کو مقابلہ کرنا چاہیے۔ یہ فانی دنیا اس قابل نہیں کہ اس کو مقصود سمجھ کر اس میں مقابلہ کرو۔ یہ تو چند دن کی راحت کا سامان ہے، اگر ہاتھ سے نکل بھی گیا تو کچھ بڑے صدمے کی بات نہیں، ایسا خسارہ نہیں جس کی تلافی نہ ہو سکے۔ اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، جہاں کے خسارے کی کبھی تلافی نہیں ہو سکے گی۔

ہمیں آخرت کے حوالے سے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

دنیا میں اہل ایمان کا مذاق اڑانے والے آخرت میں عذاب کا شکار ہوں گے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 ناپ تول میں کمی کرنے والوں کو کہتے ہیں: (First Term 23)

(a) عِلِّیِّیْن (b) مُکَلِّبِیْن **(c)** مُطَفِّفِیْن (d) جَحِیْم

-2 قرآن پاک کی وہ سورت جس میں کرپشن اور بدعنوانی کے مرتکب لوگوں کا تذکرہ ہے: (First Term 23)

(a) سورۃ المطففین (b) سورۃ الانشقاق (c) سورۃ البروج (d) سورۃ الطارق

-3 سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ میں معاشرتی برائی کی مذمت کی گئی ہے: (First Term 24)

(a) ملاوٹ کی **(b)** ناپ تول میں کمی کی
(c) بدعہدی کی (d) ذخیرہ اندوزی کی

-4 قیامت کے دن امانت دار تاجر کو ساتھ نصیب ہوگا: (First Term 24)

(a) اولیاء کا **(b)** انبیاء کا (c) علماء کا (d) حکماء کا

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

-1 سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے مطابق ناپ تول میں کمی کرنا کس چیز کو ظاہر کرتا ہے؟ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے مطابق ناپ تول میں کمی کرنا آخرت سے غفلت کی علامت ہے۔ گناہ کرنا، حد سے بڑھنا اور قرآن مجید کو نہ ماننا آخرت کے انکار کا نتیجہ ہے۔

-2 سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے مطابق سجّین اور علیّین سے کیا مراد ہے؟ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے مطابق روزِ قیامت بدکاروں کے نامہ اعمال سجین میں اور فرمابرداروں کے نامہ اعمال علیین میں ہوں گے۔ سجین کا لفظی معنی قید خانہ ہے جبکہ علیین کا لفظی معنی بالا خانہ ہے۔

-3 سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ میں مذکور جنت کی نعمتوں کا خلاصہ پیش کریں۔ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ میں جنت کی نعمتوں کا تذکرہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ نیک لوگوں کے چہرے جنت کی نعمتوں کی وجہ سے تروتازہ ہوں گے۔ جنت میں لوگ تختوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے۔ انھیں خالص شراب مُہر (بند) کی ہوئی پلائی جائے گی۔ اس کی مُہر مشک (خوش بو) کی ہوگی۔

-4 سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے مضامین سے ہمیں کیا رہنمائی ملتی ہے؟ (First Term 23)

جواب: سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے شروع میں ناپ تول میں کمی جیسی اہم برائی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے مضامین سے ہم سیکھتے ہیں کہ ہمیں کرپشن اور بدعنوانی جیسے جرائم سے بچنا چاہیے۔ اور رزق حلال کمانا چاہیے۔

سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کیجیے:

(i) سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق کی پہلی آیت میں پھٹنے کا ذکر ہے:

(الف) دلوں کے (ب) بادلوں کے **(ج)** آسمان کے (د) زمین کے

(ii) قیامت کے دن انسانوں کو تقسیم کیا جائے گا:

(الف) دو گروہوں میں (ب) تین گروہوں میں
(ج) چار گروہوں میں (د) پانچ گروہوں میں

(iii) قیامت کے دن نیک لوگوں کو نامہ اعمال دیا جائے گا:

(الف) سامنے سے (ب) پیٹھ پیچھے سے
(ج) بائیں ہاتھ میں **(د)** دائیں ہاتھ میں

(iv) سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق میں ان لوگوں کو دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے جو جھٹلاتے ہیں:

(الف) تورات کو (ب) زبور کو (ج) انجیل کو **(د)** قرآنِ مجید کو

(v) قرآنِ مجید میں آیاتِ سجدہ کی تعداد ہے:

(الف) 5 (ب) 7 **(ج)** 14 (د) 30

-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: انشقاق کا معنی ہے: پھٹ جانا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قیامت کے دن آسمان کے پھٹ جانے کا ذکر ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق کا مرکزی مضمون قیامت اور آخرت کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق کی فضیلت تحریر کیجیے۔

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جو شخص قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر، سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار، اور سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق کو پڑھ لے۔ (سنن ترمذی 3333)

-3 تفصیلی جواب دیں:

(i) سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

جواب: تعارف: سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق قرآن مجید کی ۸۴ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ا رکوع اور ۲۵ آیات ہیں۔ اس سورت میں قیامت کے دن آسمان کے پھٹ جانے اور آخرت میں لوگوں کو ان کے اعمال نامے دیے جانے کا ذکر ہے۔

مقصدِ نزول: سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق کا مقصدِ نزول قیامت اور آخرت کے بارے میں بتانا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔

جواب: اس سورت کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کا منظر بیان فرمایا ہے۔ قیامت کے دن آسمان کے پھٹنے، زمین کے ہموار کیے جانے اور زمین کے خالی ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انسان دنیا کی زندگی میں مشقتیں اٹھاتا ہوا بالآخر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا۔ قیامت کے دن انسان کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ نیک لوگوں کو نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور انھیں جنت میں داخل

کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کا انکار کرنے والوں کو ان کی پیٹھ کے پیچھے سے ان کے نامۂ اعمال دے کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال سے خوب واقف ہے۔ کفر کرنے والوں اور حق کو یعنی قرآن مجید کو جھٹلانے والوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کو ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

اس سورت میں قیامت کے دن کے حساب و کتاب کا خاص طور پر ذکر کر کے انسان کو اچھے اعمال کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ جب تک آخرت کے حساب و کتاب کا یقین انسان کے دل میں نہیں ہوگا وہ نہ گناہوں سے بچ سکتا ہے اور نہ ہی نیکی کے راستے پر چل سکتا ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

1- سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق کا معنی ہے:
(a) سو جانا (b) بکھر جانا **(c)** پھٹ جانا (d) اُٹھ پڑنا

2- سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق کے مضامین سے وضاحت ہوتی ہے: (Final Term 23, 24)
(a) ستاروں کے چمکنے کی (b) سورج کے ڈھلنے کی
(c) دنیا کے نظام کی **(d)** قیامت کے منظر کی

3- سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق کے مطابق قیامت کے دن لوگ تقسیم ہوں گے: (First Term 23, 24)
(a) ایک ہی گروہ میں **(b)** دو گروہوں میں
(c) تین گروہوں میں (d) چار گروہوں میں

4- لوگوں کے اعمال پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے: (First Term 24)
(a) فرشتوں پر ایمان (b) تقدیر پر ایمان (c) کتابوں پر ایمان **(d)** آخرت پر ایمان

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1- سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق کی وجہ تسمیہ تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: انشقاق کا معنی ہے "پھٹ جانا"۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قیامت کے دن آسمان پھٹ جانے کا ذکر ہے اسی لیے اس سورت کو سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق کہا گیا ہے۔

2- سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق کا مرکزی مضمون اور مقصد نزول تحریر کریں۔ (First Term 23, 24)

جواب: سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق کا مرکزی مضمون اور مقصد نزول "قیامت اور آخرت کا بیان" ہے۔ اس سورت میں قیامت کے مناظر دل سوز انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔

3- بروز قیامت انسان کو دو گروہوں میں کس بنیاد پر تقسیم کیا جائے گا؟ (First Term 23)

جواب: انسان دنیا کی زندگی میں مشقتیں اٹھاتا ہوا بالآخر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا۔ قیامت کے دن انسان کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ نیک لوگوں کو نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دے کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا جبکہ گناہ گار لوگوں کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دے کر انھیں جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْج

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْبُرُوْج میں ذکر ہے:
(الف) اصحاب الفیل کا **(ب)** اصحاب الاخدود کا
(ج) اصحاب صفہ کا (د) اصحاب کہف کا

(ii) اصحاب الاخدود سے مراد ہیں:
(الف) خندقوں والے (ب) غاروں والے
(ج) کنویں والے (د) پہاڑوں والے

(iii) اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں رکھا ہے:
(الف) تورات کو (ب) زبور کو (ج) انجیل کو **(د)** قرآن مجید کو

(iv) سُوْرَةُ الْبُرُوْج کی پہلی آیت میں قسم کھائی گئی ہے:
(الف) زمانہ کی (ب) انجیر کی **(ج)** آسمان کی (د) زمین کی

(v) بادشاہ نے تیر پر کس کا نام لیا تو مومن لڑکا شہید ہوا؟
(الف) اپنے بت کا (ب) ایک فرشتے کا (ج) اپنا **(د)** اللہ تعالیٰ کا

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْبُرُوْج کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَةُ الْبُرُوْج کی پہلی آیت میں آسمان کی قسم بیان فرمائی گئی ہے اور اسے برجوں والا قرار دیا گیا ہے، اسی وجہ سے اس کا نام سُوْرَةُ الْبُرُوْج رکھا گیا ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْبُرُوْج کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْبُرُوْج کا مرکزی مضمون کفارِ مکہ کو ان کے ظلم وستم کے بُرے انجام سے آگاہ کرنا اور اہل ایمان کو تسلی دینا ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الْبُرُوْج کے مطابق قرآن مجید میں اچھے اور بُرے لوگوں کا تذکرہ کیوں ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْبُرُوْج کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہماری نصیحت کے لیے قرآن مجید میں اچھے اور بُرے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) اصحاب الاخدود یعنی خندق والوں کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب: پچھلی کسی امت میں ایک بادشاہ تھا جو ایک جادوگر سے کام لیا کرتا تھا۔ جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میرے پاس کوئی لڑکا بھیج دیا کرو جسے میں جادو سکھاؤں تاکہ میرے بعد وہ تمھارے کام آ سکے۔ بادشاہ نے ایک لڑکے کو جادوگر کے پاس بھیجنا شروع کر دیا۔

یہ لڑکا جب جادوگر کے پاس جاتا تو راستے میں ایک عبادت گزار شخص کے پاس سے گزرتا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین حق پر تھا اور توحید کا قائل تھا۔ یہ لڑکا اس کے پاس بیٹھ جاتا اور اس عبادت گزار کی باتیں سنتا جو اسے اچھی لگتی تھیں۔

ایک دن وہ جا رہا تھا تو راستے میں بڑا جانور نظر آیا، جس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا، لوگ اس سے ڈر رہے تھے۔ لڑکے نے ایک پتھر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ! اگر راہب کی باتیں آپ کو جادوگر کی باتوں سے زیادہ پسند ہیں تو پتھر سے اس جانور کو مار دیجیے۔ پھر اس نے پتھر جانور کی طرف پھینکا تو وہ مر گیا اور لوگوں کا راستہ کھل گیا۔

اس کے بعد لوگوں کو اندازہ ہوا کہ اس لڑکے کے پاس کوئی خاص علم ہے۔ چناں چہ ایک اندھے شخص نے اس سے درخواست کی کہ اس کی بینائی واپس آ جائے۔ لڑکے نے کہا کہ اگر تم وعدہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لے آؤ گے تو میں تمھارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا۔ نابینا شخص نے یہ شرط مان لی۔ لڑکے نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اندھے شخص کی بینائی لوٹا دی اور وہ توحید پر ایمان لے آیا۔

ان واقعات کی خبر جب بادشاہ کو ہوئی تو اس نے لڑکے، راہب اور بینائی پانے والے شخص کو گرفتار کر لیا اور انھیں توحید کے انکار پر مجبور کیا۔ جب وہ نہ مانے تو اس نے راہب اور بینائی

پانے والے شخص کو آرے سے چروا دیا۔ پھر اس نے لڑکے کے بارے میں اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اسے کسی اونچے پہاڑ پر لے جا کر نیچے پھینک دیں۔ جب وہ لڑکے کو لے کر گئے تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ پہاڑ پر زلزلہ آیا جس سے سپاہی مر گئے اور لڑکا زندہ وسلامت رہا۔

اس کے بعد پھر بادشاہ نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ لڑکے کو کشتی میں لے جا کر سمندر میں ڈبو دیا جائے۔ لڑکے نے پھر دعا کی جس کے نتیجے میں کشتی الٹ گئی سپاہی ڈوب گئے اور لڑکا سلامت رہا۔

جب بادشاہ کی ہر تدبیر ناکام ہو گئی تو لڑکے نے اس سے کہا: "اگر تم مجھے مارنا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے، وہ یہ کہ تم سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر کے مجھے سولی پر چڑھاؤ اور اپنے ترکش سے تیر نکال کر کمان میں چڑھاؤ، پھر یہ کہو کہ اس اللہ کے نام پر جو اس لڑکے کا پروردگار ہے۔ پھر اس تیر سے میرا نشانہ لگاؤ۔"

بادشاہ نے ایسا ہی کیا، تیر اس لڑکے کی کنپٹی پر جا کر لگا اور وہ شہید ہو گیا۔ لوگوں نے جب یہ منظر دیکھا تو بہت سے لوگ ایمان لے آئے۔ اس پر بادشاہ نے ان کو سزا دینے کے لیے سڑکوں کے کناروں پر خندقیں کھدوا کر ان میں آگ بھڑکائی اور حکم دیا کہ جو کوئی توحید کے دین کو نہ چھوڑے، اسے ان خندقوں میں ڈال دیا جائے۔ چناں چہ ایمان والوں کی ایک بڑی تعداد کو زندہ جلا دیا گیا۔ ان سب کو اللہ تعالیٰ نے ایسی ہمت عطا فرمائی کہ کوئی بھی ایمان چھوڑنے پر راضی نہ ہوا اور ان میں سے ہر ایک نے آگ میں جل کر شہید ہونا قبول کر لیا۔

(ii) سُوْرَةُ الْبُرُوْج کے تعارف اور مضامین پر روشنی ڈالیے۔

جواب: سُوْرَةُ الْبُرُوْج قرآن مجید کی ۸۵ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ا رکوع اور ۲۲ آیات ہیں۔ اس سورت میں کفارِ مکہ کو ان کے ظلم وستم کے بُرے انجام سے آگاہ کیا گیا ہے اور اہل ایمان کو تسلی دی گئی ہے۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْج کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے یوم موعود (یعنی قیامت کے دن)، شاہد (یعنی جمعہ کے دن) اور مشہود (یعنی عرفہ کے دن) کی قسمیں بیان فرما کر اصحاب الاخدود یعنی خندقوں والوں کی ہلاکت کا اعلان کیا کہ ان کے لیے دنیا میں بھی سزا ہے اور آخرت میں جہنم کا عذاب ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ عشاء کی نماز میں تلاوت فرماتے تھے:
(a) سُوْرَةُ الْبَقَرَة کی (b) سُوْرَةُ الْمُلْك کی
(c) سُوْرَةُ الْبُرُوْج اور سُوْرَةُ الطَّارِق کی (d) سُوْرَةُ النَّاس کی

2- بادشاہ کام لیا کرتا تھا:
(a) جادوگر سے (b) وزیر سے (c) مشیر سے (d) لڑکے سے

3- بادشاہ نے آرے سے چروا دیا:
(a) لڑکے کو (b) راہب کو (c) بینائی پانے والے شخص کو **(d)** c,b دونوں

4- بادشاہ نے خندقیں کھدوا کر ان میں آگ بھڑکائی:
(a) سڑکوں کے کناروں پر (b) میدان میں (c) گھر میں (d) گاؤں میں

5- اللہ تعالیٰ سخت گرفت کرنے والا ہے:
(a) تاجروں کی (b) بہادروں کی
(c) سچ بولنے والوں کی **(d)** ظالموں کی

6- سُوْرَةُ الْبُرُوْج کی آیات ہیں:
(a) ۲۰ (b) ۲۱ **(c)** ۲۲ (d) ۲۳

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- بادشاہ نے لڑکے کے بارے میں سپاہیوں کو کیا حکم دیا؟

جواب: بادشاہ نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ لڑکے کو کسی اونچے پہاڑ پر لے جا کر نیچے پھینک دیں، لڑکا وہاں زندہ رہا۔ پھر حکم دیا کہ اسے کشتی میں لے جا کر سمندر میں ڈبو دیا جائے۔

2- سُوْرَةُ الْبُرُوْج میں اللہ تعالیٰ نے کن دنوں کی قسمیں بیان فرمائی ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ الْبُرُوْج میں اللہ تعالیٰ نے یوم موعود (یعنی قیامت کے دن)، شاہد (یعنی جمعہ کے دن) اور مشہود (یعنی عرفہ کے دن) کی قسمیں بیان فرمائی ہیں۔

3- ایمان والوں کے لیے کیا آزمائش ہے؟

جواب: کفار اور مشرکین کا ظلم وستم ایمان والوں کے لیے آزمائش ہے۔

4- اَلْحَمِيْد کا کیا معنی ہے؟

جواب: بہت تعریفوں والا۔

5- ترجمہ لکھیں۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝

جواب: قسم ہے بُرجوں والے آسمان کی۔ قسم ہے وعدہ والے دن کی۔

سُوْرَةُ الطَّارِق

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) طارق کا معنی ہے:
(الف) دن کو نکلنے والا ستارہ **(ب)** رات کو ظاہر ہونے والا ستارہ
(ج) دُمدار ستارہ (د) قیامت کے دن کا ستارہ

(ii) سُوْرَةُ الطَّارِق کے آغاز میں ستارے کے ساتھ قسم کھائی گئی ہے:
(الف) زمین کی (ب) چاند کی (ج) سورج کی **(د)** آسمان کی

(iii) سُوْرَةُ الطَّارِق کے مطابق کفار کے مقابلے میں خفیہ تدبیر کر رہا ہے:
(الف) جن (ب) مجاہد **(ج)** اللہ تعالیٰ (د) فرشتہ

(iv) شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے:
(الف) استاد کی بات میں (ب) والدین کی بات میں
(ج) حکمرانوں کی بات میں **(د)** قرآن مجید میں

(v) سُوْرَةُ الطَّارِق کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر انسان پر مقرر ہے:
(الف) ایک استاد (ب) ایک داروغہ **(ج)** ایک نگران (د) ایک جن

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الطَّارِق کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: طارق کا معنی ہے: رات کو آنے والا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں رات کو ظاہر ہونے والے چمک دار ستارے کی قسم بیان کی گئی ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الطَّارِق ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الطَّارِق کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الطَّارِق کا مرکزی مضمون انسان کی پیدائش کے مقصد کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کے مطابق قیامت کے دن کامیابی اور ناکامی کا فیصلہ کس بات پر ہوگا؟
جواب: ہماری کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ قرآن مجید پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے ہوگا۔

-3 تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَۃُ الطَّارِقِ قرآن مجید کی ۸۶ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ارکوع اور ۱۷ آیات ہیں۔ اس سورت میں انسان کو اس حقیقت سے آگاہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنی حیثیت کو پہچانے اور قرآن مجید کو حق کہے۔
مقصدِ نزول: سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کا مقصدِ نزول انسان کی پیدائش کا مقصد بیان کرنا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور رات کو نکلنے والے ستاروں کی قسم بیان فرما کر انسان کو اس حقیقت سے آگاہ کیا ہے کہ اسے اپنی حیثیت کو پہچاننا چاہیے۔
جس اللہ نے انسان کو پیدا فرمایا وہی اسے لوٹانے پر بھی قادر ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کے سب رازوں کو ظاہر کر دیا جائے گا۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں نہ کسی کے پاس طاقت ہوگی اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔
سُوْرَۃُ الطَّارِقِ میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور رات کو نکلنے والے ستاروں کی قسم کھا کر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہر انسان پر ایک نگران مقرر ہے جو اس کے تمام کاموں کو دیکھتا اور جانتا ہے۔ اس لیے انسان کو غور کرنا چاہیے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس محفوظ ہو رہا ہے۔
پھر اللہ تعالیٰ نے قسم فرما کر قرآن مجید کی عظمت بیان فرمائی۔ ہماری کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ قرآن مجید پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے ہوگا۔ قرآن مجید جس کو حق کہے وہی حق ہے اور جس کو باطل قرار دے وہی باطل ہے۔ قرآن مجید میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔
سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کفار کی سازشوں سے پریشان نہ ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی سب سازشوں کو خاک میں ملا دے گا۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 لوگوں کے سب رازوں کو ظاہر کر دیا جائے گا:
(a) دنیا میں (b) قبر میں **(c)** قیامت کے دن (d) عید کے دن

-2 سُوْرَۃُ الطَّارِقِ میں اللہ تعالیٰ نے عظمت بیان فرمائی ہے:
(a) تورات کی (b) زبور کی (c) انجیل کی **(d)** قرآن مجید کی

-3 اللہ تعالیٰ کفار کی سازشوں کو ملا دے گا:
(a) زمین میں (b) بارش میں (c) سمندر میں **(d)** خاک میں

-4 سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کی آیات ہیں:
(a) ۱۵ (b) ۱۶ **(c)** ۱۷ (d) ۱۹

-5 مَآءٍ کا معنی ہے:
(a) آگ (b) ہوا (c) مٹی **(d)** پانی

-6 یَوْمَ کا معنی ہے:
(a) دن (b) رات (c) شام (d) آج

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

-1 انسان پر مقرر نگران کیا کرتا ہے؟
جواب: انسان پر مقرر نگران انسان کے تمام کاموں کو دیکھتا اور جانتا ہے۔

-2 حق اور باطل کیا ہے؟
جواب: قرآن مجید جس کو حق کہے، وہی حق ہے اور جس کو باطل قرار دے وہی باطل ہے۔

-3 قرآن مجید کی فضیلت کے بارے میں حدیث مبارک لکھیں۔
جواب: حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس میں تم سے پہلی امتوں کے حالات ہیں، تمہارے بعد آنے والوں کے لیے احکام ہیں، یہ فیصلہ کن قول ہے، ہنسی مذاق نہیں۔ (سنن ترمذی 2806)

-4 سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو کیا تسلی دی گئی ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کفار کی سازشوں سے پریشان نہ ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی سب سازشوں کو خاک میں ملا دے گا۔

-5 ترجمہ لکھیں۔
وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝
جواب: قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ (وہ) چمکتا ہوا ستارہ ہے۔

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) اعلیٰ کا معنی ہے:
(الف) عظیم **(ب)** بلند شان والا (ج) قدرت رکھنے والا (د) بہترین

(ii) اپنے رب کی پاکی بیان کرو، یہ معنی ہے:
(الف) تحمید کا (ب) تکبیر کا (ج) تہلیل کا **(د)** تسبیح کا

(iii) سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی کا آغاز ہوتا ہے:
(الف) تسبیح کے حکم سے (ب) کلمہ حمد سے
(ج) حروفِ مقطعات سے (د) اللہ کی قسم سے

(iv) سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنا چاہیے:
(الف) سجدہ میں (ب) رکوع میں (ج) قعدہ میں (د) تشہد میں

(v) سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی کے آخر میں حقیقت بیان کی گئی ہے:
(الف) خیر اور شر کی (ب) اچھے اور بُرے کی
(ج) دُنیا اور آخرت کی (د) زمین اور آسمان کی

-2 مختصر جواب دیجیے:

(i) سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔
جواب: اعلیٰ کا معنی ہے: بلند شان والا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت اعلیٰ یعنی بلند شان والا بیان کی گئی ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی کا مرکزی مضمون کیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی کا مرکزی مضمون اللہ تعالیٰ کی قدرت، قرآن مجید کی عظمت، کامیاب انسان کی نشانی اور آخرت کا بیان ہے۔

(iii) تسبیح کا کیا معنی ہے؟
جواب: تسبیح کا معنی اپنے رب کی پاکی بیان کرنا ہے۔

-3 تفصیلی جواب دیں:

(i) سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔
جواب: تعارف: سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی قرآن مجید کی ۸۷ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ارکوع اور ۱۹ آیات ہیں۔ اس سورت میں اپنے رب کی پاکی بیان کرنے، قرآن مجید کی عظمت، کامیاب انسان کی نشانی، خود کو پاکیزہ بنانے اور آخرت کے متعلق بتایا گیا ہے۔
سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی کا مقصدِ نزول اللہ تعالیٰ کی قدرت، قرآن مجید کی عظمت، کامیاب انسان کی نشانی اور آخرت کو بیان کرنا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی آغاز تسبیح کے حکم سے ہوتا ہے یعنی تم اپنے اونچی شان والے رب کی پاکی بیان کرو۔ پاکی کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا رب ہر کمی، ہر عیب اور نقص سے پاک ہے۔
حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (میرا اونچی شان والا رب پاک ہے) پڑھنے کا حکم دیا۔
سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے فرمایا گیا کہ ہم آپ خاتم النبیین ﷺ کو اس طرح قرآن پڑھائیں گے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کبھی نہیں بھولیں گے۔
سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی میں کامیاب انسان کی یہ نشانی بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے آپ کو پاکیزہ بناتا ہے۔ وہ اپنے جسم اور لباس کو بھی صاف ستھرا رکھتا ہے اور اپنے دل و دماغ کو بھی۔ دل و دماغ کو پاک رکھنے کا مطلب ہے کہ وہ بُرے اخلاق کو اپنے اندر سے ختم کر کے اچھے اخلاق کو اختیار کرتا ہے۔
اس سورت کے آخر میں دنیا اور آخرت کی حقیقت بیان ہوئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ آخرت کا ذکر پچھلے انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات میں بھی موجود تھا۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی تلاوت فرماتے تھے:
(a) نمازِ فجر کی پہلی رکعت میں (b) نمازِ ظہر کی دوسری رکعت میں
(c) نمازِ مغرب کی پہلی رکعت میں **(d)** نمازِ جمعہ اور عیدین کی پہلی رکعت میں

-2 پاکی کا مطلب ہے کہ ہمارا رب پاک ہے:
(a) ہر کمی سے (b) ہر عیب سے (c) ہر نقص سے **(d)** مذکورہ تمام

-3 کامیاب انسان کی نشانی ہے کہ وہ صاف ستھرا رکھتا ہے:
(a) اپنے جسم کو (b) اپنے لباس کو
(c) اپنے دل و دماغ کو **(d)** مذکورہ تمام

-4 پچھلے انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات میں بھی موجود تھا:
(a) رسالت کا ذکر (b) حج کا ذکر **(c)** آخرت کا ذکر (d) زکوٰۃ کا ذکر

-5 سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی کی آیات ہیں:
(a) ۱۹ (b) ۲۰ (c) ۲۱ (d) ۲۲

-6 خَیْرٌ کا معنی ہے:
(a) بھلائی **(b)** بہتر (c) پاکی (d) باقی رہنا

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

-1 سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی نازل ہونے کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ نے کیا حکم دیا؟
جواب: سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی نازل ہونے کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ نے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (میرا اونچی شان والا رب پاک ہے) پڑھنے کا حکم دیا۔
(صحیح الجامع 4766)

-2 دل و دماغ کو پاک رکھنے کا کیا مطلب ہے؟
جواب: دل و دماغ کو پاک رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان بُرے اخلاق کو اپنے اندر سے ختم کر کے اچھے اخلاق کو اختیار کرتا ہے۔

-3 سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی قرآن مجید کی کتنے نمبر سورت ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی قرآن مجید کی ۸۷ نمبر سورت ہے۔

-4 سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی مکی سورت ہے یا مدنی؟
جواب: سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی مکی سورت ہے۔

-5 ترجمہ لکھیں۔ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰی ۝
جواب: پھر نہ وہ اس میں مرے گا اور نہ جیے گا۔ یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے پاکیزگی اختیار کی۔

سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) اونٹ، پہاڑ، آسمان اور زمین کا ذکر ہے:
(الف) سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی میں **(ب)** سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ میں
(ج) سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں (د) سُوْرَۃُ الَّیْلِ میں

(ii) دعوت دینے والوں کی ذمہ داری ہے:
(الف) بات منوانا (ب) عمل کروانا **(ج)** حق پہنچانا (د) غور و فکر کرنا

(iii) کافر لوگ قیامت کے دن اپنے گناہوں کو دیکھ کر ہوں گے:
(الف) مطمئن **(ب)** خوف زدہ (ج) خوش (د) پُرسکون

(iv) مرنے کے بعد لوگ جائیں گے:
(الف) زمین میں (ب) پانی میں **(ج)** اللہ تعالیٰ کے پاس (د) آگ میں

(v) غاشیہ کا معنی ہے:
(الف) خوف کھانا **(ب)** چھا جانے والی (ج) پھٹ جانا (د) خبر سنانا

-2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔
جواب: غاشیہ کا معنی ہے: چھا جانے والی۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قیامت کی ایک صفت چھا جانے والی بیان کی گئی ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْغَاشِيَة کا مرکزی مضمون کیا ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الْغَاشِيَة کا مرکزی مضمون قیامت و آخرت، اللہ تعالیٰ کی قدرت اور تبلیغ کے اصول کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الْغَاشِيَة میں دین کا کام کرنے والوں کو کیا بات سمجھائی گئی ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الْغَاشِيَة میں دعوت دینے والوں کو یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ ان کا کام حق پہنچانا ہے منوانا نہیں۔ کسی کو ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ الْغَاشِيَة کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔
جواب: تعارف: سُوْرَةُ الْغَاشِيَة قرآن مجید کی ۸۸ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ایک رکوع اور ۲۶ آیات ہیں۔ اس سورت میں قیامت اور آخرت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں اور تبلیغ کے اصول کے متعلق بتایا گیا ہے۔
مقصدِ نزول: سُوْرَةُ الْغَاشِيَة کا مقصدِ نزول قیامت و آخرت، اللہ تعالیٰ کی قدرت اور تبلیغ کے اصول کو بیان کرنا ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْغَاشِيَة کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَةُ الْغَاشِيَة کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کا ذکر فرمایا ہے۔ اس دن کافر اور بدکار لوگ اپنی بداعمالیوں اور ان کے نتائج کو دیکھ کر خوف زدہ ہوں گے، جب کہ اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندے جنت کی نعمتوں میں ہوں گے۔
سُوْرَةُ الْغَاشِيَة میں جنت کی بہت سی نعمتوں کا ذکر ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ جنتی لوگ کوئی بے کار بات نہیں سنیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ الزام تراشی اور بے تکی باتیں بہت تکلیف دہ چیز ہے۔ اسی لیے قرآن مجید نے جنت والوں کے حالات میں خاص طور پر اس بات کو بیان فرمایا ہے کہ جنتی لوگوں کے کانوں میں کبھی کوئی ایسی بات نہیں پڑے گی جس سے ان کا دل بُرا ہو۔
سُوْرَةُ الْغَاشِيَة میں جنت کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہاں پانی پینے کے برتن اپنی مقرر جگہ پر ترتیب کے ساتھ رکھے ہوں گے۔ اس سے ہمیں معاشرت کا ایک ادب سکھایا گیا ہے کہ ہم ہر چیز کو ترتیب اور سلیقہ کے ساتھ رکھیں۔ جس چیز کو جہاں سے اٹھائیں وہیں واپس بھی رکھ دیں۔ زندگی میں نفاست اور سلیقہ جنتی لوگوں کی نشانی ہے۔
اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بے شمار نشانیوں میں سے چار نشانیوں اونٹ، آسمان، پہاڑ اور زمین کا ذکر کر کے ان پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔
اس کے علاوہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے ذریعے دین کی دعوت دینے والوں کو یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ ان کا کام حق پہنچانا ہے منوانا نہیں۔ کسی کو ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔
سُوْرَةُ الْغَاشِيَة کے آخر میں آخرت کے حساب و کتاب کی تیاری کی نصیحت کی گئی ہے۔ کیوں کہ ہر ذی روح کو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندے ہوں گے:
(a) خوف زدہ (b) حیران [c] جنت کی نعمتوں میں (d) پریشان

2- جنتی لوگوں کی نشانی ہے:
[a] زندگی میں نفاست اور سلیقہ (b) خوش رہنا
(c) غمگین رہنا (d) شکوہ شکایت کرنا

3- سُوْرَةُ الْغَاشِيَة میں قدرت کی کتنی نشانیوں کا ذکر کر کے غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے؟
(a) دو (b) تین [c] چار (d) چھے

4- سُوْرَةُ الْغَاشِيَة کے آخر میں نصیحت کی گئی ہے:
(a) نماز پڑھنے کی (b) روزہ رکھنے کی
(c) زکوٰۃ دینے کی [d] آخرت کے حساب و کتاب کی تیاری کی

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1- سُوْرَةُ الْغَاشِيَة کی پہلی آیت میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الْغَاشِيَة کی پہلی آیت میں قیامت کی ایک صفت چھا جانے والی بیان کی گئی ہے۔

2- سُوْرَةُ الْغَاشِيَة کی فضیلت بیان کریں۔
جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نماز جمعہ اور عیدین کی پہلی رکعت میں سُوْرَةُ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں سُوْرَةُ الْغَاشِيَة تلاوت فرماتے تھے۔
(سنن ابی داؤد 1125)

3- قیامت کے دن کافر اور بدکار لوگ کیوں خوف زدہ ہوں گے؟
جواب: قیامت کے دن کافر اور بدکار لوگ اپنی بداعمالیوں اور ان کے نتائج کو دیکھ کر خوف زدہ ہوں گے۔

4- سُوْرَةُ الْغَاشِيَة میں جنت کی بہت سی نعمتوں کا ذکر ہے، کوئی ایک بیان کریں۔
جواب: جنتی لوگ کوئی بے کار بات نہیں سنیں گے۔

5- سُوْرَةُ الْغَاشِيَة کی کتنی آیات ہیں؟
جواب: سُوْرَةُ الْغَاشِيَة کی ۲۶ آیات ہیں۔

6- ترجمہ لکھیں۔ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝
جواب: وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں جھلس رہے ہوں گے۔ انھیں کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلایا جائے گا۔

سُوْرَةُ الْفَجْرِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْفَجْرِ میں قسم بیان فرمائی گئی ہے:
[الف] صبح کے وقت کی (ب) چاشت کے وقت کی
(ج) شام کے وقت کی (د) رات کے وقت کی

(ii) سُوْرَةُ الْفَجْرِ کے شروع میں قسمیں بیان کی گئی ہیں:
(الف) تاجروں کے لیے (ب) حاکموں کے لیے
(ج) آسمان اور رات [د] عقل مندوں کے لیے

(iii) سُوْرَةُ الْفَجْرِ کے مطابق آخرت پر ایمان نہ رکھنے والے مبتلا ہو جاتے ہیں:
[الف] بُرے کاموں میں (ب) اسراف میں
(ج) ریاکاری میں (د) غفلت میں

(iv) قوم عاد کا دوسرا نام ہے:
(الف) قوم سبا (ب) قوم تبع (ج) اہل مدین [د] قوم ارم

(v) سُوْرَةُ الْفَجْرِ میں میخوں والا کہا گیا ہے:
(الف) قارون کو (ب) نمرود کو [ج] فرعون کو (د) شداد کو

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْفَجْرِ کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔
جواب: فجر کا معنی ہے صبح یا فجر۔ اس سورت کی پہلی آیت میں فجر کے وقت کی قسم بیان کی گئی ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْفَجْرِ ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْفَجْرِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الْفَجْرِ کا مرکزی مضمون پچھلی قوموں اور آخرت کے تذکرے کے ذریعے سے کردار سازی ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الْفَجْرِ میں انسان کی کیا کمزوری بیان کی گئی ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الْفَجْرِ میں انسان کی یہ کمزوری بیان کی گئی ہے کہ وہ نعمتوں پر خوش ہو جاتا ہے اور تنگ دستی پر اداس اور پریشان ہو جاتا ہے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ الْفَجْرِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔
جواب: تعارف: سُوْرَةُ الْفَجْرِ قرآنِ مجید کی ۸۹ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ایک رکوع اور ۳۰ آیات ہیں۔ اس سورت میں پچھلی قوموں کے واقعات، آخرت اور قیامت کے مناظر کو بیان کیا گیا ہے۔
مقصدِ نزول: سُوْرَةُ الْفَجْرِ کا مقصدِ نزول پچھلی قوموں اور آخرت کے ذکر سے انسان کی کردار سازی کرنا ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْفَجْرِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَةُ الْفَجْرِ کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے عقل مندوں کے لیے مختلف چیزوں کی قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عقل مندوں کے لیے فجر کے وقت، ذی الحجہ کی دس راتوں اور مختلف چیزوں کی قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ اس سورت میں قوم عاد (جسے قوم ارم بھی کہتے ہیں)، قوم ثمود اور آلِ فرعون کی نافرمانیوں اور ان پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ذکر عبرت کے طور پر کیا گیا ہے۔
اس سورت میں فرعون کو میخوں والا کہا گیا ہے۔ اس لفظ سے اس کے ظلم اور وحشیانہ سزاؤں کی طرف اشارہ ہے، کیوں کہ فرعون جس شخص سے ناراض ہو جاتا تھا اس کے ہاتھ پاؤں میں میخیں گاڑ کر اسے دھوپ میں لٹا دیتا تھا۔ پھر انسان کی کمزوری کا بیان ہے کہ وہ نعمتوں پر خوش ہو جاتا ہے اور تنگ دستی پر اداس اور پریشان ہو جاتا ہے۔ اس سورت میں فرمایا گیا ہے کہ آخرت کا یقین نہ رکھنے والے برے اعمال میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً یتیم کی عزت نہ کرنا، مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا، وراثت کا مال ہڑپ کر جانا اور مال سے بہت زیادہ محبت کرنا۔ اس سورت سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہم یتیموں، محتاجوں اور ضرورت مندوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔
سورت کے آخر میں قیامت کا منظر کھینچا گیا ہے کہ قیامت کے دن گناہ گار انسان اپنی زندگی پر پچھتائے گا، اس دن عذاب کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہوگا، جب کہ اہل ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت میں داخلے کا اعلان ہوگا۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- سُوْرَةُ الْفَجْرِ میں قوموں کا ذکر ہے:
(a) قوم عاد کا (b) قوم ثمود کا (c) آلِ فرعون کا [d] مذکورہ تمام

2- سُوْرَةُ الْفَجْرِ میں ظلم اور وحشیانہ سزاؤں کی طرف اشارہ ہے:
[a] فرعون کی (b) ہامان کی (c) شداد کی (d) نمرود کی

3- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! میری اُمت کے وقت میں برکت عطا فرما:
[a] صبح کے (b) دوپہر کے (c) سہ پہر کے (d) شام کے

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَةُ الْفَجْرِ میں اللہ تعالیٰ نے کن چیزوں کی قسمیں بیان فرمائی ہیں؟
جواب: سُوْرَةُ الْفَجْرِ میں اللہ تعالیٰ نے عقل مندوں کے لیے فجر کے وقت، ذی الحجہ کی دس راتوں اور مختلف چیزوں کی قسمیں بیان فرمائی ہیں۔

2- فرعون جس شخص سے ناراض ہوتا اس کے ساتھ کیا سلوک کرتا تھا؟
جواب: فرعون جس شخص سے ناراض ہوتا اس کے ہاتھ پاؤں میں میخیں گاڑ کر اسے دھوپ میں لٹا دیتا تھا۔

3- آخرت کا یقین نہ رکھنے والے کن بُرے اعمال میں مبتلا ہو جاتے ہیں؟
جواب: آخرت کا یقین نہ رکھنے والے بُرے اعمال میں مبتلا ہو جاتے ہیں جیسے یتیم کی عزت نہ کرنا، مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا، وراثت کا مال ہڑپ کر جانا اور مال سے بہت زیادہ محبت کرنا۔

4- سُوْرَةُ الْفَجْرِ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الْفَجْرِ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم یتیموں محتاجوں اور ضرورت مندوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

5- سُوْرَةُ الْفَجْرِ کے آخر میں کیا بتایا گیا ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الْفَجْرِ کے آخر میں قیامت کا منظر کھینچا گیا ہے کہ قیامت کے دن گناہ گار انسان اپنی زندگی پر پچھتائے گا۔ اس دن عذاب کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہوگا۔ جب کہ اہل ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت میں داخلے کا اعلان ہوگا۔

6- ترجمہ لکھیں۔
فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝
جواب: تو انسان (کا حال یہ ہے کہ) جب اس کا رب اسے آزماتا ہے (اس طرح) کہ اسے عزت اور نعمتیں عطا فرماتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت بخشی۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) دنیا کا سب سے زیادہ فضیلت والا شہر ہے:
(الف) کوفہ (ب) یروشلم (ج) حمص [د] مکہ مکرمہ

(ii) انسان اس دنیا میں پیدا کیا گیا ہے:
(الف) راحتوں میں [ب] مشقتوں میں (ج) خوشیوں میں (د) شادمانیوں میں

(iii) نیکی کی قبولیت کے لیے شرط ہے:
(الف) وضو (ب) مخصوص وقت [ج] ایمان (د) قبلہ رو ہونا

(iv) دنیا کی سب سے زیادہ فضیلت والی مسجد ہے:
(الف) مسجدِ اقصیٰ (ب) مسجدِ قُبا (ج) مسجدِ نبوی **(د)** مسجدِ الحرام

(v) سُوْرَۃُ الْبَلَدِ کے نازل ہونے کا مقصد ہے:
(الف) کردار سازی (ب) تجارت کے آداب
(ج) علم کی فضیلت کا بیان (د) جہاد کے احکام

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الْبَلَدِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔
جواب: بلد کا معنی ہے شہر۔ اس سورت کی پہلی آیت میں شہرِ مکّہ کی قسم بیان کی گئی ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْبَلَدِ ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْبَلَدِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الْبَلَدِ کا مرکزی مضمون نعمتوں کے تذکرے کے ذریعے سے کردار سازی اور کمزوروں کے لیے تسلی کا بیان ہے۔

(iii) دنیا کی سب سے افضل مسجد کون سی ہے اور کہاں واقع ہے؟
جواب: دنیا کی سب سے افضل مسجد، مسجدِ حرام ہے اور یہ مکّہ مکرّمہ میں واقع ہے۔

3- تفصیلی جواب دیں:

(i) سُوْرَۃُ الْبَلَدِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔
جواب: تعارف: سُوْرَۃُ الْبَلَدِ قرآنِ مجید کی ۹۰ نمبر سورت ہے۔ یہ مکّی سورت ہے۔ اس کا ارکوع اور ۲۰ آیات ہیں۔ اس سورت کے شروع میں سرزمین مکّہ کی قسم کھائی گئی ہے۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ انسان کو دنیا میں مشقتوں میں پیدا کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں، جیسے مال، آنکھیں، زبان اور ہونٹ۔ اس سورت میں سب سے اہم عمل انسان کے لیے غلام آزاد کرنے اور فقیروں کی مدد کرنے کو بیان کیا گیا ہے۔
مقصدِ نزول: سُوْرَۃُ الْبَلَدِ کا مقصدِ نزول نعمتوں کے تذکرے کے ذریعے سے کردار سازی اور کمزوروں کے لیے تسلی کا بیان ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْبَلَدِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَۃُ الْبَلَدِ کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے شہرِ مکّہ، حضرت آدم ؑ اور تمام انسانیت کی قسم بیان کر کے فرمایا کہ انسان اس دنیا میں مشقتوں میں پیدا کیا گیا ہے۔ وہ اس دنیا میں ذمہ دار بنا کر بھیجا گیا ہے اور وہ یہاں مکمل آزاد نہیں ہے۔ اسے صالح بننے کے لیے بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔
اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں جیسے مال، آنکھیں، زبان اور ہونٹ۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اچھائی اور بُرائی دونوں راستوں کی پہچان سکھائی۔ انسان بظاہر مشکل راستے یعنی نیکی کے راستے پر چلنے سے گھبراتا ہے لیکن جو لوگ غلاموں کو آزاد کرائیں، رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلائیں، ان کی بات اور ہے۔
نیکی کی قبولیت کے لیے ایمان شرط ہے اور نیکی پر قائم رہنے کے لیے نیک لوگوں سے تعلق رکھنا اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم دلی کی تلقین کرتے رہنا ضروری ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- بلد کا معنی ہے:
(a) گاؤں (b) بازار **(c)** شہر (d) قصبہ

2- مسجدِ حرام میں نماز کا ثواب برابر ہے:
(a) پچاس ہزار نمازوں کے (b) ستر ہزار نمازوں کے
(c) ایک لاکھ نمازوں کے (d) دو لاکھ نمازوں کے

3- سورۃ البلد کی پہلی آیت میں قسم کھائی گئی ہے: (Final Term 23)
(a) مکہ کی (b) مدینہ کی (c) طائف کی (d) جدہ کی

4- سورۃ البلد میں اللہ تعالیٰ نے کس نبی کی قسم بیان کی ہے؟ (Final Term 23)
(a) حضرت آدم ؑ (b) حضرت نوح ؑ
(c) حضرت یونس ؑ (d) حضرت اسحاق ؑ

5- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہے:
(a) مال (b) آنکھیں (c) زبان اور ہونٹ **(d)** مذکورہ تمام

6- نَارٌ کا معنی ہے:
(a) دن (b) رات (c) آسمان **(d)** آگ

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- مکّہ مکرّمہ کو کس وجہ سے دنیا کا برکت والا شہر کہا گیا ہے؟
جواب: خانہ کعبہ اور مسجدِ حرام کی وجہ سے مکّہ مکرّمہ کو دنیا کا برکت والا شہر کہا گیا ہے۔

2- اللہ تعالیٰ نے انسان کو کن راستوں کی پہچان سکھائی؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو اچھائی اور برائی دونوں راستوں کی پہچان سکھائی۔

3- نیکی پر قائم رہنے کے لیے کیا ضروری ہے؟
جواب: نیکی پر قائم رہنے کے لیے نیک لوگوں سے تعلق رکھنا اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم دلی کی تلقین کرتے رہنا ضروری ہے۔

4- كَفَرُوْا کا کیا معنی ہے؟
جواب: كَفَرُوْا کا معنی ہے انکار کیا۔

5- ترجمہ لکھیں۔
ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؕ
جواب: پھر وہ شخص ان لوگوں میں سے بھی ہو جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے رہے اور آپس میں رحم کرنے کی نصیحت کرتے رہے۔

6- سُوْرَۃُ الْبَلَدِ قرآنِ مجید کی کتنے نمبر سورت ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الْبَلَدِ قرآنِ مجید کی ۹۰ نمبر سورت ہے۔

سُوْرَۃُ الشَّمْسِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) شمس کا معنی ہے:
(الف) ستارہ **(ب)** سورج (ج) چاند (د) پہاڑ

(ii) سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں تذکرہ ہے:
(الف) قومِ عاد کا (ب) قومِ سبا کا
(ج) قومِ ثمود کا (د) اہلِ مدین کا

(iii) سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں بیان ہے:
(الف) زندگی اور موت کا (ب) صحت اور بیماری کا
(ج) غم اور خوشی کا **(د)** نیکی اور بدی کا

(iv) سُوْرَۃُ الشَّمْسِ کے مطابق بُرے آدمی کو بُرائی سے نہ روکنا عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے:
(الف) برے آدمی کو (ب) اس کے گھر والوں کو
(ج) اس کے خاندان کو **(د)** پوری قوم کو

(v) حضرت صالح ؑ کو بھیجا گیا:
(الف) قومِ عاد کی طرف (ب) اہلِ مدین کی طرف
(ج) قومِ ثمود کی طرف (د) قومِ سبا کی طرف

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الشَّمْسِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔
جواب: شمس کا معنی ہے سورج۔ اس سورت کی پہلی آیت میں سورج کی قسم بیان کی گئی ہے اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الشَّمْسِ ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الشَّمْسِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الشَّمْسِ کا مرکزی مضمون نیکی اور بدی کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں کامیابی اور ناکامی کا کیا معیار بیان کیا گیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں کامیابی اور ناکامی کا یہ معیار بیان کیا گیا ہے کہ نفس کو بُرائیوں سے پاک کر کے تقویٰ اختیار کرنے والا کامیاب ہے، جب کہ نفس کی پیروی کر کے گناہوں کی زندگی گزارنے والا ناکام ہے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَۃُ الشَّمْسِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔
جواب: تعارف: سُوْرَۃُ الشَّمْسِ قرآنِ مجید کی ۹۱ نمبر سورت ہے۔ یہ مکّی سورت ہے۔ اس کا ارکوع اور ۱۵ آیات ہیں۔ اس سورت میں سات چیزوں کی قسم کھا کر نیکی اور بدی کے فرق کو سمجھایا گیا ہے۔ اس سورت میں حضرت صالح ؑ، ان کی اونٹنی، قومِ ثمود کے ہاتھوں اس اونٹنی کے مار ڈالنے اور قومِ ثمود کے انجام پر مشتمل قصے کا بیان ہے۔
مقصدِ نزول: سُوْرَۃُ الشَّمْسِ کا مقصدِ نزول نیکی اور بدی کو بیان کرتا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الشَّمْسِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں سات چیزوں کی قسم کھا کر نیکی اور بدی کے فرق کو سمجھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور بدی دونوں کی پہچان عطا فرمائی ہے۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ نفس کو بُرائیوں سے پاک کر کے تقویٰ اختیار کرنے والا کامیاب ہے، جب کہ نفس کی پیروی کر کے گناہوں کی زندگی گزارنے والا ناکام ہے۔
سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں قومِ ثمود کے بُرے انجام کی مثال بیان کی گئی ہے، جن کی طرف حضرت صالح ؑ کو بھیجا گیا تھا۔ انھوں نے قوم کو کفر و شرک سے منع کیا تو قوم نے ان سے مطالبہ کیا کہ اگر آپ سچے ہیں تو کوئی معجزہ لے آئیں۔ قوم کے مطالبے پر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ سے ایک زندہ اونٹنی نکالی جو ان کے لیے ایک معجزہ تھی۔ حضرت صالح ؑ نے لوگوں کو سمجھایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے، لہٰذا اس کا خیال کرو۔
قوم نے حضرت صالح ؑ کو جھٹلایا، ان میں سے ایک برے آدمی نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ کر اسے ہلاک کر دیا۔ پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا اور زلزلے کے ذریعے اس قوم کو ہلاک کر دیا گیا۔
سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں کامیابی اور ناکامی کے راستے بیان کر دیے گئے۔ ناکام لوگوں کی ایک مثال قومِ ثمود ہے۔ اس قوم کے تذکرے سے پتا چلتا ہے کہ بعض دفعہ بُرے آدمی کو بُرائی سے نہ روکنا پوری قوم کو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ انبیاء کرام ؑ ہمیشہ اپنی قوم کو بھلائی کی نصیحت فرماتے ہیں۔ انبیاء کرام ؑ کی بات نہ ماننے والے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔
سُوْرَۃُ الشَّمْسِ کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے فیصلہ فرمائے اسے کوئی ڈر اور خوف نہیں۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں کتنی چیزوں کی قسم کھا کر نیکی اور بدی کے فرق کو سمجھایا گیا ہے؟
(a) پانچ (b) چھے **(c)** سات (d) آٹھ

2- حضرت صالح ؑ کی قوم کے کہنے پر اللہ تعالیٰ نے معجزہ کے طور پر پہاڑ سے زندہ نکالی:
(a) اونٹنی (b) ہرنی (c) ہتھنی (d) شیرنی

3- قومِ ثمود کو ہلاک کیا گیا:
(a) سمندری طوفان کے ذریعے (b) سیلاب کے ذریعے
(c) زلزلے کے ذریعے (d) آندھی کے ذریعے

4- کامیابی اور ناکامی کے راستے بیان کر دیے گئے ہیں:
(a) سُوْرَۃُ عَبَسَ میں (b) سُوْرَۃُ الطَّارِقِ میں
(c) سُوْرَۃُ الْعَصْرِ میں **(d)** سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں

5- سُوْرَۃُ الشَّمْسِ کی آیات ہیں:
(a) ۱۰ (b) ۱۱ (c) ۱۳ **(d)** ۱۵

6- قمر کے معنی ہیں:
(a) سورج **(b)** چاند (c) ستارہ (d) سیارہ

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- حدیث مبارک کی روشنی میں سُوْرَۃُ الشَّمْسِ کی فضیلت بیان کریں۔
جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشاء کی نماز میں سُوْرَۃُ الشَّمْسِ اور اس جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔ (جامع ترمذی 309)

2- حضرت صالح ؑ نے قومِ ثمود کو کس سے منع کیا؟
جواب: حضرت صالح ؑ نے قومِ ثمود کو کفر و شرک سے منع کیا۔

3- حضرت صالح ؑ کی قوم نے اونٹنی کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
جواب: حضرت صالح ؑ کی قوم کے ایک بُرے آدمی نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ کر اسے ہلاک کر دیا۔

4- سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں قومِ ثمود کے تذکرے سے کیا پتا چلتا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں قومِ ثمود کے تذکرے سے یہ پتا چلتا ہے کہ بعض دفعہ بُرے آدمی کو بُرائی سے نہ روکنا پوری قوم کو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

5- سُوْرَۃُ الشَّمْسِ کے آخر میں کیا بتایا گیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الشَّمْسِ کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے فیصلہ فرمائے اسے کوئی ڈر اور خوف نہیں۔

6- ترجمہ لکھیں۔ وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝
جواب: قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی۔ اور قسم ہے چاند کی جب وہ اس (سورج) کے پیچھے آئے۔ اور دن کی جب وہ اس (سورج) کو روشن کر دے۔

سُوْرَۃُ الَّیْلِ

حل شدہ سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) لیل کا معنی ہے:
(الف) صبح (ب) دوپہر (ج) شام **(د)** رات

(ii) روایت کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے:
(الف) سُوْرَۃُ الْفَجْرِ میں (ب) سُوْرَۃُ الْبَلَدِ میں
(ج) سُوْرَۃُ الَّیْلِ میں (د) سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں

(iii) نیکی کا راستہ قریب ہے:
(الف) فطرت کے (ب) شجاعت کے (ج) بصارت کے (د) ہمت کے

(iv) اللہ تعالیٰ انسان کو اس راستے کی توفیق دیتا ہے:
(الف) جسے وہ اختیار کرے (ب) جس پر اس کا خاندان چلے
(ج) جس پر معاشرہ چلے (د) جسے حکمران اختیار کرے

(v) سُوْرَۃُ الَّیْلِ کے مطابق فطرت سے دور ہے:
(الف) شہری زندگی (ب) دیہاتی زندگی
(ج) برائی کا راستہ (د) نیکی کا راستہ

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الَّیْلِ کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔
جواب: لیل کا معنی ہے: رات۔ اس سورت کی پہلی آیت میں رات کی قسم بیان کی گئی ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الَّیْلِ ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الَّیْلِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الَّیْلِ کا مرکزی مضمون مختلف کوششوں اور ان کے مختلف انجام کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ الَّیْلِ میں کس صحابی کی فضیلت کا بیان آیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الَّیْلِ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان آیا ہے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَۃُ الَّیْلِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔
جواب: تعارف: سُوْرَۃُ الَّیْلِ قرآن مجید کی ۹۲ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ا رکوع اور ۲۱ آیات ہیں۔ اس سورت میں دو نتیجوں کا بیان ہے، یعنی نافرمانوں کے لیے عذاب اور فرماں برداروں کے لیے انعام۔
مقصدِ نزول: سُوْرَۃُ الَّیْلِ کا مقصدِ نزول مختلف کوششوں اور ان کے مختلف انجام کو بیان کرنا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الَّیْلِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَۃُ الَّیْلِ کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح انسانوں کی کوششیں مختلف ہوتی ہیں، اسی طرح ان کے اعمال کے نتائج بھی مختلف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو اسی راستے کی توفیق عطا فرماتا ہے جس راستے کو انسان اپنی مرضی سے اختیار کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، تقویٰ اختیار کرنا اور اچھی بات کی تصدیق کرنا نیک لوگوں کی صفات ہیں۔ نیکی کا راستہ فطرت کے قریب اور آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو جنت کی طرف لے جانے والے آسان راستے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

کنجوسی کرنا، لاپروائی کرنا اور اچھی بات کو جھٹلانا برے لوگوں کی صفات ہیں۔ برائی کا راستہ فطرت سے دور اور مشکلات میں اضافے کا سبب ہوتا ہے۔

سُوْرَۃُ الَّیْلِ میں دو نتیجوں کا بیان ہے، یعنی نافرمانوں کے لیے عذاب اور فرماں برداروں کے لیے انعام۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اعلیٰ ترین مظاہرہ فرمایا:
(a) سخاوت کا (b) شجاعت کا (c) امانت کا (d) دیانت کا

2- برائی کا راستہ فطرت سے ہے:
(a) قریب **(b)** دور (c) کٹھن (d) مشابہ

3- سُوْرَۃُ الَّیْلِ میں نتیجوں کا بیان ہے:
(a) دو (b) تین (c) چار (d) پانچ

4- کَذَّبَ کا معنی ہے:
(a) جھٹلایا (b) پرہیزگاری (c) سہولت (d) فائدہ

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سب سے بڑے متقی ہونے کا شرف کیوں عطا فرمایا گیا؟
جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور دیگر بے یار و مددگار اہلِ ایمان کو خرید کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد کر دیا تھا۔ اس بنا پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہ کو سب سے بڑے متقی ہونے کا شرف عطا فرمایا گیا۔

2- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کیا خوش خبری دی گئی؟
جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ خوش خبری دی گئی کہ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ان کو اس قدر اعزاز و اکرام سے نوازے گا کہ وہ راضی ہو جائیں گے۔

3- سُوْرَۃُ الَّیْلِ کے شروع میں کیا بتایا گیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الَّیْلِ کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح انسانوں کی کوششیں مختلف ہوتی ہیں، اسی طرح ان کے اعمال کے نتائج بھی مختلف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو اسی راستے کی توفیق عطا فرماتا ہے جس راستے کو انسان اپنی مرضی سے اختیار کرتا ہے۔

4- نیک لوگوں کی صفات لکھیں۔
جواب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، تقویٰ اختیار کرنا اور اچھی بات کی تصدیق کرنا نیک لوگوں کی صفات ہیں۔

5- برے لوگوں کی صفات لکھیں۔
جواب: کنجوسی کرنا، لاپروائی کرنا اور اچھی بات کو جھٹلانا برے لوگوں کی صفات ہیں۔

6- سُوْرَۃُ الَّیْلِ میں کن دو نتیجوں کا بیان ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الَّیْلِ میں دو نتیجوں کا بیان ہے، یعنی نافرمانوں کے لیے عذاب اور فرماں برداروں کے لیے انعام ہوگا۔

7- ترجمہ لکھیں۔
وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰٓى ۝
جواب: قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے۔ اور دن کی جب وہ روشن ہو جائے۔ اور اس ذات کی (قسم) جس نے نر اور مادہ پیدا فرمائے۔

سُوْرَۃُ الضُّحٰی

حل شدہ سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الضُّحٰی میں قسم بیان فرمائی گئی ہے:
(الف) چڑھتے دن کی روشنی کی (ب) چاشت کے وقت کی
(ج) دوپہر کی دھوپ کی (د) ڈھلتے سورج کی

(ii) شکر ادا کرنے کا ایک ذریعہ ہے:
(الف) نعمتوں کا تذکرہ (ب) فرماں برداری
(ج) زبان سے شکر (د) تینوں

(iii) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی پرورش کرنے والے چچا کا نام ہے:
(الف) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (ب) حضرت عباس رضی اللہ عنہ
(ج) حضرت ابوطالب (د) ابولہب

(iv) سُوْرَۃُ الضُّحٰی میں ڈانٹنے اور جھڑکنے سے منع کیا گیا ہے:
(الف) شاگردوں کو (ب) بیٹیوں کو
(ج) بہن بھائیوں کو **(د)** مانگنے والوں کو

(v) سُوْرَۃُ الضُّحٰی میں مشکلات کے دور کو قرار دیا گیا ہے:
(الف) طویل **(ب)** مختصر (ج) لامحدود (د) صبر آزما

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الضُّحٰی کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔
جواب: ضُحٰی کا معنی ہے: چڑھتے دن کی روشنی۔ اس سورت کی پہلی آیت میں چڑھتے دن کی روشنی کی قسم بیان کی گئی ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الضُّحٰی ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الضُّحٰی کا مرکزی مضمون کیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الضُّحٰی کا مرکزی مضمون حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی شانِ مبارک کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ الضُّحٰی میں کن لوگوں سے سختی نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟
جواب: سُوْرَۃُ الضُّحٰی میں یتیموں کے ساتھ سختی نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

3- تفصیلی جواب دیں:

(i) سُوْرَۃُ الضُّحٰی کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔
جواب: تعارف: سُوْرَۃُ الضُّحٰی قرآن مجید کی ۹۳ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ا رکوع اور ۱۱ آیات ہیں۔ اس سورت میں نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ سے مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو تنہا نہ چھوڑنے کی یقین دہانی کے ساتھ ساتھ آپ خاتم النبیین ﷺ کے اوپر نازل ہونے والی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ ہے۔ نیز آپ خاتم النبیین ﷺ کو یتیموں اور محتاجوں کی دیکھ بھال کرنے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا تذکرہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔
مقصدِ نزول: سُوْرَۃُ الضُّحٰی کا مقصدِ نزول حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی شانِ مبارک کو بیان کرنا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الضُّحٰی کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَۃُ الضُّحٰی میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی عظیم شخصیت کے اہم ترین اوصاف کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ پر جو احسانات اور انعامات فرمائے ہیں وہ بھی اس سورت میں بیان کیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ الضُّحٰی میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو اکیلا چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ آپ خاتم النبیین ﷺ سے ناراض ہوا ہے۔ مشکلات کا دور مختصر ہے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے لیے ہر آنے والا وقت پہلے سے بہتر ہوگا۔

سُوْرَۃُ الضُّحٰی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر اپنے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یتیمی کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی پرورش کا اہتمام آپ خاتم النبیین ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب اور چچا حضرت ابوطالب کے ذریعے فرمایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا اور اپنی معرفت کاملہ عطا فرمائی۔ پھر زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما کر آپ خاتم النبیین ﷺ کو غنی بنا دیا۔

سُوْرَۃُ الضُّحٰی کے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے ذریعے امت کو تلقین کی گئی ہے کہ نہ یتیموں کے ساتھ سختی کی جائے اور نہ ہی مانگنے والوں کو جھڑکا جائے۔ نیز لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کیا جائے، کیوں کہ یہ عمل شکر ادا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- ضُحٰی کا معنی ہے:
(a) چڑھتے دن کی روشنی (b) رات کی تاریکی
(c) سورج کی کرنیں (d) چاند کی روشنی

2- سُوْرَۃُ الضُّحٰی میں اہم ترین اوصاف کا بیان ہے:
(a) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی عظیم شخصیت کے
(b) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عظیم شخصیت کے
(c) حضرت یونس علیہ السلام کی عظیم شخصیت کے
(d) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم شخصیت کے

3- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے دادا کا نام ہے:
(a) حضرت ابوطالب **(b)** حضرت عبدالمطلب
(c) ابولہب (d) ابوجہل

4- اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو خزانے کی کنجیاں عطا فرمائی:
(a) زمین کے (b) آسمان کے (c) جنت کے (d) دنیا کے

5- لیل کے معنی ہیں:
(a) رات (b) صبح (c) شام (d) دوپہر

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ الضُّحٰی میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو کن الفاظ میں تسلی دی؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ الضُّحٰی میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو ان الفاظ میں

تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو اکیلا چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ آپ خاتم النبیین ﷺ سے ناراض ہوا ہے۔ مشکلات کا دور مختصر ہے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے لیے ہر آنے والا وقت پہلے سے بہتر ہوگا۔

2- آپ خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کس چیز سے سرفراز فرمایا؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نبوّت و رسالت سے سرفراز فرمایا۔

3- سُوْرَۃُ الضُّحٰی قرآنِ مجید کی کتنے نمبر سورت ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الضُّحٰی قرآن مجید کی ۹۳ نمبر سورت ہے۔

4- سُوْرَۃُ الضُّحٰی مکّی سورت ہے یا مدنی؟

جواب: سُوْرَۃُ الضُّحٰی مکّی سورت ہے۔

5- ترجمہ لکھیں۔ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

جواب: اور مانگنے والے کو نہ جھڑکیں۔ اور اپنے رب کی نعمتوں کا خوب بیان فرمائیں۔

سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) اَلَمْ نَشْرَحْ کا معنی ہے:

(الف) ✓ کیا ہم نے کشادہ نہیں فرما دیا؟ (ب) کیا ہم نے بتا نہیں دیا؟
(ج) کیا ہم نے پیدا نہیں کیا؟ (د) کیا ہم نے بنا نہیں دیا؟

(ii) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے ذکرِ مبارک کو بلند کرنے کا تذکرہ ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الْقَدْرِ میں (ب) ✓ سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ میں
(ج) سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں (د) سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ میں

(iii) سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کے مطابق مشکلات کے ساتھ ہیں:

(الف) اموات (ب) تکالیف (ج) ✓ آسانیاں (د) پریشانیاں

(iv) سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ میں اللہ تعالیٰ نے خصوصی خطاب فرمایا ہے:

(الف) فرشتوں سے (ب) امتِ مسلمہ سے
(ج) انبیاء کرام علیہم السلام سے (د) ✓ آپ خاتم النبیین ﷺ سے

(v) سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کے مطابق اسلام کی دعوت سے فارغ ہو کر مزید کوشش کرنی چاہیے:

(الف) ✓ ذکر اور عبادات میں (ب) تعلیم و تعلم میں
(ج) جہاد و قتال میں (د) نماز و روزہ میں

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: اَلَمْ نَشْرَحْ کا معنی ہے کیا ہم نے کشادہ نہیں فرما دیا؟ اس سورت کی پہلی آیت میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے سینۂ مبارک کے کشادہ کیے جانے کا ذکر ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کا مرکزی مضمون حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی شانِ مبارک اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی دل جوئی کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ میں کن کی شانِ مبارک بیان ہوئی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی شانِ مبارک بیان ہوئی ہے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

جواب: تعارف: سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ قرآن مجید کی ۹۴ نمبر سورت ہے۔ یہ مکّی سورت ہے۔ اس کا ا رکوع اور ۸ آیات ہیں۔ اس سورت میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی عزت و عظمت بیان کی گئی ہے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی دل جوئی کی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ دشواریوں اور سختیوں کے ساتھ آسانیاں بھی ہوتی ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو تلقین فرمائی گئی ہے کہ اسلام کی دعوت کو پھیلانے کی جدوجہد سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور عبادات کے لیے مزید کوشش کریں۔

مقصدِ نزول: سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کا مقصدِ نزول حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی شانِ مبارک اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی دل جوئی کو بیان کرنا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے خصوصی خطاب فرمایا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی عزت و عظمت کا ذکر فرما کر آپ خاتم النبیین ﷺ کی دل جوئی اور تسلی فرمائی ہے۔

ابتدائی آیات میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کی جانے والی تین بڑی نعمتوں کا بیان ہے۔

1- اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے سینۂ مبارک کو علم و حکمت، ہدایت اور نبوّت کی عظیم ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے کشادہ فرمایا۔

2- اپنی قوم کی جہالت، ظلم اور شرک کو دیکھ کر آپ خاتم النبیین ﷺ پر رنج و غم کا جو بوجھ پڑ رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس بوجھ کو دور فرمایا۔

3- آپ خاتم النبیین ﷺ کے ذکرِ مبارک کو اللہ تعالیٰ نے خوب بلند فرمایا۔

پھر اس سورت میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو بتایا گیا ہے کہ جن مشکل مراحل سے آپ خاتم النبیین ﷺ گزر رہے ہیں، وہ چند روزہ ہیں اور اب ان مشکلات کے بعد آسانیاں ہی آسانیاں ہیں۔

سورت کے آخر میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو تلقین فرمائی گئی ہے کہ جب آپ خاتم النبیین ﷺ اسلام کی دعوت کو پھیلانے کی جدوجہد سے فارغ ہوا کریں تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کے لیے مزید کوشش کریں۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- مسلمانوں کو بہت سی پریشانیوں کا سامنا تھا:

(a) ✓ مکّہ مکرّمہ میں (b) مدینہ منوّرہ میں (c) حبشہ میں (d) شام میں

2- سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو عطا کی جانے والی نعمتوں کا بیان ہے:

(a) دو (b) ✓ تین (c) چار (d) سات

3- اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے سینۂ مبارک کو کشادہ فرمایا:

(a) علم و حکمت کے لیے (b) ہدایت کے لیے
(c) نبوّت کی عظیم ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے (d) ✓ مذکورہ تمام

4- سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کی آیات ہیں:

(a) چھے (b) سات (c) ✓ آٹھ (d) نو

5- وَرَفَعْنَا کا معنی ہے:

(a) ✓ اور ہم نے بلند فرما دیا (b) اور ہم نے خوش کر دیا
(c) اور ہم نے بچا لیا (d) اور ہم نے کامیاب کیا

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کا شانِ نزول بیان کریں۔

جواب: مکّہ مکرّمہ میں مسلمانوں کو بہت سی پریشانیوں کا سامنا تھا، ان حالات میں جب قرآن مجید کی کوئی آیت نازل ہوتی تو اس میں دوسری ہدایات کے ساتھ ساتھ تسلی کا انتظام بھی ہوتا تھا۔ سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ میں بھی مسلمانوں کے لیے اور خاص طور پر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے لیے تسلی فراہم کی گئی ہے کہ ان مشکلات کا دور جلد ختم ہونے والا ہے اور آسانی کا دور زیادہ دور نہیں ہے۔

2- سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کی ابتدائی آیات میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جانے والی نعمتوں میں سے کسی ایک کے بارے میں بتائیے۔

جواب: اپنی قوم کی جہالت، ظلم اور شرک کو دیکھ کر آپ خاتم النبیین ﷺ پر رنج و غم کا جو بوجھ پڑ رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس بوجھ کو دور فرمایا۔

3- سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کے آخر میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو کیا تلقین فرمائی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کے آخر میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو تلقین فرمائی گئی ہے کہ جب آپ خاتم النبیین ﷺ اسلام کی دعوت کو پھیلانے کی جدوجہد سے فارغ ہوا کریں تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کے لیے مزید کوشش کریں۔

4- ترجمہ لکھیں۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝

جواب: کیا ہم نے آپ (خاتم النبیین ﷺ) کی خاطر آپ (خاتم النبیین ﷺ) کا سینہ کشادہ نہیں فرما دیا؟ اور ہم نے آپ (خاتم النبیین ﷺ) سے آپ (خاتم النبیین ﷺ) کا (وہ) بوجھ اتار دیا۔

سُوْرَۃُ التِّیْنِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) اَلتِّیْن کا معنی ہے:

(الف) انگور (ب) ✓ انجیر (ج) زیتون (د) انار

(ii) سُوْرَۃُ التِّیْنِ میں اَلْبَلَدِ الْاَمِیْن سے مراد ہے:

(الف) ✓ مکّہ مکرّمہ (ب) مدینہ منوّرہ (ج) یروشلم (د) کوفہ

(iii) انجیر، زیتون، طورِ سینا اور شہرِ مکّہ کا ذکر ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الْقَدْرِ میں (ب) سُوْرَۃُ الْعَلَقِ میں
(ج) ✓ سُوْرَۃُ التِّیْنِ میں (د) سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ میں

(iv) انسانی تخلیق کی اعلیٰ ترین مثال ہیں:

(الف) اہلِ ایمان (ب) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
(ج) علماء کرام (د) ✓ انبیاء کرام علیہم السلام

(v) اللہ تعالیٰ کی حسین ترین مخلوق ہیں:

(الف) ✓ انسان (ب) فرشتے (ج) جنات (د) چرند و پرند

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ التِّیْنِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: اَلتِّیْن کا معنی ہے انجیر۔ اس سورت کی پہلی آیت میں انجیر کی قسم بیان کی گئی ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ التِّیْنِ ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ التِّیْنِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ التِّیْنِ کا مرکزی مضمون انسانی کیفیات کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ التِّیْنِ کے شروع میں کن چار چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ التِّیْنِ کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کی قسم بیان فرمائی ہے: انجیر، زیتون، طورِ سینا اور شہرِ مکّہ۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَۃُ التِّیْنِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

جواب: تعارف: سُوْرَۃُ التِّیْنِ قرآن مجید کی ۹۵ نمبر سورت ہے۔ یہ مکّی سورت ہے۔ اس کا ا رکوع اور ۸ آیات ہیں۔ اس سورت میں انجیر، زیتون، طورِ سینا اور شہرِ مکّہ کا ذکر کیا گیا ہے اور انسان کی دو مختلف کیفیات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سورت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انسان تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ حسین ہے۔

مقصدِ نزول: سُوْرَۃُ التِّیْنِ کا مقصدِ نزول انسانی کیفیات کو بیان کرنا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ التِّیْنِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ التِّیْنِ کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کی قسم بیان فرمائی ہے: انجیر، زیتون، طورِ سینا اور شہرِ مکّہ۔ اس کے بعد انسان کی دو مختلف کیفیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلی کیفیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا فرمایا ہے، جس کی نمایاں اور اعلیٰ ترین مثال انبیاء کرام علیہم السلام ہیں۔ دوسری کیفیت یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں مبتلا ہو کر پستیوں میں گر پڑتے ہیں۔ البتہ ایمان لانے کے بعد نیک اعمال کرنے والے لوگ نہ صرف اس پستی میں گرنے سے بچتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین اجر و ثواب کے حق دار ٹھہرتے ہیں۔

سُوْرَۃُ التِّیْنِ کے آخر میں دو بڑی حقیقتوں کا بیان ہے یعنی آخرت پر سچے دل سے یقین رکھنا اور اللہ تعالیٰ کو حقیقی حاکم ماننا۔ سُوْرَۃُ التِّیْنِ کے مطابق انسان تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ حسین ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- سُوْرَۃُ التِّیْنِ میں اللہ تعالیٰ نے کتنی چیزوں کی قسم بیان فرمائی ہے؟

(a) دو (b) تین (c) ✓ چار (d) پانچ

2- اللہ تعالیٰ نے بہترین صورت میں پیدا فرمایا ہے:

(a) چاند کو (b) سورج کو (c) جانوروں کو (d) ✓ انسان کو

3- لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں مبتلا ہو کر گر پڑتے ہیں:
(a) زمین پر (b) نیچے **(c)** پستیوں میں (d) دوزخ میں

4- لِیْ کا معنی ہے:
(a) تم (b) ہم (c) وہ **(d)** میں

PEC کے بورڈ وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَةُ التِّيْنِ میں بیان کردہ انسان کی پہلی کیفیت کیا ہے؟
جواب: پہلی کیفیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا فرمایا ہے۔ جس کی نمایاں اور اعلیٰ ترین مثال انبیاء کرام علیہم السلام ہیں۔

2- ایمان لانے کے بعد نیک اعمال کرنے والوں کو کیا انعام ملتا ہے؟
جواب: ایمان لانے کے بعد نیک اعمال کرنے والے لوگ نہ صرف پستی میں گرنے سے بچتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین اجر و ثواب کے حق دار ٹھہرتے ہیں۔

3- سُوْرَةُ التِّيْنِ کے آخر میں کن دو بڑی حقیقتوں کا بیان ہے؟
جواب: سُوْرَةُ التِّيْنِ کے آخر میں دو بڑی حقیقتوں کا بیان ہے۔ یعنی آخرت پر سچے دل سے یقین رکھنا اور اللہ تعالیٰ کو حقیقی حاکم ماننا۔

4- ترجمہ لکھیں۔ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝
جواب: قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طور سینا کی۔

5- ترجمہ لکھیں۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝
جواب: کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں؟ (یقیناً وہی ہے)

سُوْرَةُ الْعَلَقِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات حصہ ہیں:
(الف) سُوْرَةُ الْعَلَقِ کا (ب) سُوْرَةُ الْقَدْرِ کا
(ج) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کا (د) سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کا

(ii) پہلی وحی نازل ہوئی:
(الف) غارِ ثور میں (ب) میدانِ عرفات میں **(ج)** غارِ حرا میں (د) کوہِ صفا پر

(iii) وحی لانے والے فرشتے کا نام ہے:
(الف) حضرت اسرافیل علیہ السلام (ب) حضرت میکائیل علیہ السلام
(ج) حضرت عزرائیل علیہ السلام **(د)** حضرت جبریل علیہ السلام

(iv) جما ہوا خون معنی ہے:
(الف) اَلْعَلَق کا (ب) اَلتِّيْن کا (ج) اَلْقَدْر کا (د) اَلْبَيِّنَة کا

(v) سُوْرَةُ الْعَلَقِ کے مطابق بندہ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے:
(الف) احرام کی حالت میں (ب) روزہ کی حالت میں
(ج) اعتکاف کی حالت میں **(د)** سجدہ کی حالت میں

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْعَلَقِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔
جواب: العلق کا معنی ہے: جما ہوا خون۔ اس سورت کی دوسری آیت میں انسان کی پیدائش کے سلسلے میں جمے ہوئے خون کا ذکر کیا گیا ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْعَلَقِ ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْعَلَقِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الْعَلَقِ کا مرکزی مضمون علم کی اہمیت کا اور آخرت سے غافل انسان کے کردار کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الْعَلَقِ کے اہم مضامین میں سے ایک تحریر کیجیے۔
جواب: اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کو تمام علوم سکھائے ہیں۔

3- درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اِقْرَاْ	پڑھیے	عَلَقٍ	جما ہوا خون
عَلَّمَ	اس نے سکھایا	مَالَمْ يَعْلَمْ	جو وہ نہ جانتا تھا

4- درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں:

(i) اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝
جواب: آپ (خاتم النبیین ﷺ) اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔

(ii) الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ ۝
جواب: جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ (جس نے) انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

5- تفصیلی جواب دیں۔

(i) پہلی وحی کا واقعہ تحریر کیجیے۔
جواب: رمضان المبارک کے مہینے میں ایک دن آپ خاتم النبیین ﷺ غارِ حرا میں عبادت میں مشغول تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس آئے اور آپ خاتم النبیین ﷺ سے کہا پڑھیں، آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس پر حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو اپنے ساتھ لگایا۔ اس کی برکت سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے وہ آیات پڑھیں جو حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو پڑھائیں، یہ سُوْرَةُ الْعَلَقِ کی ابتدائی پانچ آیات تھیں۔

(ii) سُوْرَةُ الْعَلَقِ کے تعارف اور مضامین پر روشنی ڈالیے۔
جواب: تعارف: سُوْرَةُ الْعَلَقِ قرآنِ مجید کی ۹۶ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے اس کا ا رکوع اور ۱۹ آیات ہیں۔ اس سورت میں انسان کی پیدائش، علم کی اہمیت اور آخرت سے غافل انسان کا کردار بیان کیا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر اچھے اور بُرے عمل کو دیکھ رہا ہے اور انسان سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔
مضامین: سُوْرَةُ الْعَلَقِ کی ابتدائی پانچ آیات میں علم کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ انسان کی عظمت کی ایک وجہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم عطا کیا جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قلم کو علم سیکھنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کو تمام علوم سکھائے ہیں۔

معروضی سوالات

PEC کے بورڈ وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- پہلی وحی میں سُوْرَةُ الْعَلَقِ کی آیات نازل ہوئیں:
(a) دو (b) چار **(c)** پانچ (d) سات

2. سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات اہمیت کو واضح کرتی ہیں: (Second Term 23)
(a) اخلاص کی **(b)** علم کی (c) اخلاق کی (d) وقت کی

3- اللہ تعالیٰ نے علم سیکھنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے:
(a) قلم کو (b) کتاب کو (c) اُستاد کو (d) کاپی کو

4. سورۃ العلق کے مطابق بندہ جس حالت میں خدا کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے: (Second Term 23)
(a) قیام کی حالت میں (b) رکوع کی حالت میں
(c) سجدہ کی حالت میں (d) قعدہ کی حالت میں

5. سورۃ العلق میں مذمت بیان کی گئی ہے: (Second Term 23)
(a) ابولہب کی **(b)** ابوجہل کی (c) عتبہ کی (d) شیبہ کی

PEC کے بورڈ وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَةُ الْعَلَقِ کی فضیلت بیان کریں۔
جواب: سُوْرَةُ الْعَلَقِ کی ابتدائی پانچ آیات حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر غارِ حرا میں قرآنِ مجید کی پہلی وحی کی صورت میں نازل ہوئیں، جب کہ سورت کا باقی حصہ چند سال بعد مکہ مکرمہ میں نازل ہوا۔

2- نزولِ وحی سے پہلے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے؟
جواب: نزولِ وحی سے پہلے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ مکہ مکرمہ کے باہر غارِ حرا (جبلِ نور) میں تشریف لے جاتے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔

3- انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور سرکشی کیوں کرتا ہے؟
جواب: دنیا میں بُرے اعمال کی سزا نہ ملنے کی وجہ سے انسان اکثر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور سرکشی کرتا ہے۔

4- ترجمہ لکھیں۔ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝
جواب: بھلا دیکھیے تو اگر اس نے جھٹلایا اور منہ موڑا۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ بے شک اللہ دیکھ رہا ہے۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے:

(i) قرآنِ مجید کا نزول ہوا:
(الف) شبِ براءت میں (ب) شبِ معراج میں
(ج) شبِ عید میں **(د)** شبِ قدر میں

(ii) شبِ قدر بہتر ہے:
(الف) ایک ہزار مہینوں سے (ب) دو ہزار مہینوں سے
(ج) تین ہزار مہینوں سے (د) چار ہزار مہینوں سے

(iii) شبِ قدر ہوتی ہے:
(الف) ماہِ شعبان میں **(ب)** ماہِ رمضان میں (ج) ماہِ شوال میں (د) ماہِ ربیع الاوّل میں

(iv) سُوْرَةُ الْقَدْرِ میں شبِ قدر کو رات قرار دیا گیا ہے:
(الف) روشن (ب) مختصر (ج) طویل **(د)** سلامتی والی

(v) قرآنِ مجید نازل ہوا:
(الف) 23 سال میں (ب) 24 سال میں
(ج) 25 سال میں (د) 26 سال میں

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْقَدْرِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔
جواب: قدر کا ایک معنی ہے: عزت و شرف اور دوسرا معنی ہے: تقدیر۔ سُوْرَةُ الْقَدْرِ میں شبِ قدر کی فضیلت کا بیان ہے، اس لیے اس کا نام سُوْرَةُ الْقَدْرِ رکھا گیا ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْقَدْرِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الْقَدْرِ کا مرکزی مضمون شبِ قدر کی فضیلت کا بیان ہے۔

(iii) شبِ قدر کب آتی ہے؟
جواب: شبِ قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی پانچ طاق راتوں میں آتی ہے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ الْقَدْرِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔
جواب: تعارف: سُوْرَةُ الْقَدْرِ قرآنِ مجید کی ۹۷ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ا رکوع اور ۵ آیات ہیں۔ اس سورت میں شبِ قدر کی عظمت و فضیلت اور شبِ قدر میں فرشتوں کے نزول کے بارے میں بتایا گیا ہے۔
مقصدِ نزول: سُوْرَةُ الْقَدْرِ کا مقصدِ نزول شبِ قدر کی فضیلت کو بیان کرنا ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْقَدْرِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَةُ الْقَدْرِ میں بتایا گیا ہے کہ شبِ قدر اپنی فضیلت کے اعتبار سے ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اس رات پورا قرآنِ مجید لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل فرمایا گیا۔ پھر وہاں سے 23 سال کے عرصے میں حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر تھوڑا تھوڑا کر کے نازل فرمایا گیا۔
سُوْرَةُ الْقَدْرِ میں بیان کیا گیا ہے کہ شبِ قدر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رمضان سے اگلے رمضان تک تمام مخلوقات کے لیے مقرر کردہ احکام فرشتوں کے سپرد کیے جاتے ہیں۔
سُوْرَةُ الْقَدْرِ میں شبِ قدر کو سلامتی والی رات قرار دیا گیا ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے بورڈ وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- قدر کا ایک معنی ہے:
(a) عزت و شرف (b) بلندی (c) حوصلہ (d) ہمت

2- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے شبِ قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی کتنی طاق راتوں میں تلاش کرنے کی تلقین فرمائی؟
(a) دو (b) تین (c) چار **(d)** پانچ

3- لیلۃ القدر سے رات مراد ہے: (Second Term 23)
(a) جلال والی **(b)** عزت والی
(c) حساب والی (d) صبر والی

5- سُوْرَةُ الْقَدْرِ میں لفظ "الروح" سے مراد ہے: (Second Term 23)
(a) حضرت جبرائیل علیہ السلام (b) حضرت عزرائیل علیہ السلام
(c) حضرت میکائیل علیہ السلام (d) حضرت اسرافیل علیہ السلام

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی امت کی عمریں کس کے مقابلے میں کم ہیں؟
جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی امت کی عمریں گزشتہ امتوں کے مقابلے میں کم ہیں۔

2- شب قدر کی فضیلت حدیث سے بیان کریں۔
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جس نے شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور صرف ثواب کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی، اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرما دے گا۔ (صحیح بخاری 2014)

3- شب قدر کی فضیلت کی کیا وجہ ہے؟
جواب: اس رات کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اس رات پورا قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل فرمایا گیا۔

4- ترجمہ لکھیں۔ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۚ
جواب: بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل فرمایا۔

5- شب قدر کی دعا مع ترجمہ لکھیں۔
جواب: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ
ترجمہ: اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا ہے، تو معافی کو پسند کرتا ہے، تو مجھے معاف فرما دے۔ (سنن ترمذی 3513)

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔
(i) اَلْبَيِّنَة کا معنی ہے:
(الف) قربانی (ب) تقدیر **(ج)** روشن دلیل (د) شرف و عزت
(ii) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کے مطابق جو لوگ کتاب اور رسول آ جانے کے بعد بھی ہدایت اختیار نہیں کرتے، وہ ہیں:
(الف) بے وقوف **(ب)** بدترین مخلوق (ج) شرارتی لوگ (د) کم علم لوگ
(iii) لوگوں کے ایمان سے محروم رہنے کی وجہ ہے:
(الف) لاعلمی (ب) مصروفیت **(ج)** ضد (د) غرور
(iv) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کی پہلی آیت میں روشن دلیل آنے کا ذکر ہے:
(الف) علما کے پاس **(ب)** غیر مسلموں کے پاس
(ج) تاجروں کے پاس (د) اہل عرب کے پاس
(v) لوگوں کو گمراہی سے نکالنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے واضح تعلیمات اور روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا:
(الف) علما کرام کو (ب) اولیا کرام کو **(ج)** انبیاء کرام علیہم السلام کو (د) اساتذہ کرام کو

2- مختصر جواب دیجیے۔
(i) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔
جواب: اَلْبَيِّنَة کا معنی ہے روشن دلیل۔ اس سورت کی پہلی آیت میں غیر مسلموں کے پاس روشن دلیل آنے کا ذکر ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ ہے۔
(ii) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کا مرکزی مضمون روشن دلیل آ جانے کے بعد حق کو تسلیم نہ کرنے کی سزا کا بیان ہے۔
(iii) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کے مطابق بہترین مخلوق کا کیا انعام ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کے مطابق بہترین مخلوق کے لیے جنت اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔
(i) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔
جواب: تعارف: سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ قرآن مجید کی ۹۸ نمبر سورت ہے۔ یہ مدنی سورت ہے۔ اس کا ارکوع اور ۸ آیات ہیں۔ اس سورت میں اسلام کی حقانیت اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کو قبول کرنے کے حوالے سے اہل کتاب میں سے کافروں کی دشمنی کے بارے میں بحث کی گئی ہے اور ان کو اور مشرکوں کو بدترین مخلوقات اور جہنم کے مستحق قرار دیا گیا ہے۔ دوسری طرف ایمان والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو ہمیشہ رہنے والی بہشت کی بشارت دی گئی ہے۔
مقصدِ نزول: سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کا مقصدِ نزول روشن دلیل آ جانے کے بعد حق کو تسلیم نہ کرنے کی سزا کو بیان کرتا ہے۔
(ii) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قوموں کو کفر و شرک کی گمراہی سے نکالنے کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کو واضح تعلیمات اور روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔ پھر یہ سمجھایا گیا ہے کہ جو لوگ رسول اور کتاب کے آنے کے بعد بھی ہدایت کا راستہ اختیار نہیں کرتے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ ہدایت کا راستہ اختیار کرتے ہیں، وہ بہترین مخلوق ہیں، ایسے لوگوں کے لیے جنت اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔
سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ میں بتایا گیا ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں جو کافر لوگ تھے، چاہے وہ اہل کتاب میں سے ہوں یا بُت پرستوں میں سے، وہ اس وقت تک اپنے کفر سے باز نہیں آ سکتے تھے، جب تک حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی شکل میں ایک روشن دلیل ان کے سامنے نہ آ جاتی۔ چناں چہ جن لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی باتوں پر کھلے دل سے غور کیا، وہ واقعی اپنے کفر سے توبہ کر کے ایمان لے آئے، البتہ جن کی طبیعت میں ضد تھی، وہ اس نعمت سے محروم رہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:
1- آپ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ سنائی: (Second Term 23)
(a) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو (b) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو
(c) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو (d) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو
2- واضح اور روشن دلائل آنے کے باوجود لوگوں کے ایمان نہ لانے کی وجہ ہے: (Second Term 23)
(a) ضد (b) لاعلمی (c) نادانی (d) لاپروائی

3- سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کی آیات ہیں:
(a) دو (b) تین (c) پانچ **(d)** آٹھ
4- مُطَهَّرَةً کا معنی ہے:
(a) پاکیزہ (b) صاف (c) واضح (d) روشن
5- "نار" کا معنی ہے:
(a) آگ (b) پانی (c) مٹی (d) ہوا

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کی فضیلت لکھیں۔
جواب: جب سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ نازل ہوئی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ! اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو حکم فرمایا ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ یہ سورت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو تلاوت فرما کر سنائیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر حیرت سے عرض کرنے لگے: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے میرا نام لے کر یہ فرمایا ہے؟ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: بے شک۔ یہ سن کر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ خوشی سے رونے لگے۔ (جامع ترمذی 3793)

2- کن لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے؟
جواب: جو لوگ رسول اور کتاب کے آنے کے بعد بھی ہدایت کا راستہ اختیار نہیں کرتے ان لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔

3- شَرُّ الْبَرِيَّةِ کا کیا مطلب ہے؟
جواب: شَرُّ الْبَرِيَّةِ کا مطلب ہے "بدترین مخلوق"۔

4- ترجمہ لکھیں۔
وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَیِّنَةُ ؕ
جواب: اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی وہ (اختلاف میں پڑ کر) جدا جدا ہو گئے مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح دلیل آ گئی (اور رسول خاتم النبیین ﷺ تشریف لے آئے۔)

5- ترجمہ لکھیں۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ هُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّةِ ؕ
جواب: بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے یہی لوگ بہترین مخلوق ہیں۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔
(i) سچی توبہ کے لیے ضروری چیز ہے:
(الف) معافی مانگنا **(ب)** تلافی کرنا (ج) فرائض کی قضا (د) شرمسار ہونا
(ii) نصف قرآن کے برابر قرار دیا گیا ہے:
(الف) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کو **(ب)** سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کو
(ج) سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ کو (د) سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ کو
(iii) قیامت کے دن انسان کو وہ گناہ دکھائے جائیں گے:
(الف) جو اس نے کیے تھے (ب) جو چھپ کر کیے تھے
(ج) جن سے توبہ نہیں کی تھی (د) جو علانیہ کیے تھے
(iv) سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ میں حالات بیان کیے گئے ہیں:
(الف) دنیا کے (ب) ریاستوں کے (ج) قبر کے **(د)** قیامت کے
(v) گناہ معاف ہو جاتے ہیں:
(الف) صدقہ دینے سے **(ب)** سچی توبہ کرنے سے
(ج) مراقبہ کرنے سے (د) شرمسار ہونے سے

2- مختصر جواب دیجیے۔
(i) سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔
جواب: زلزال کا معنی ہے: زلزلہ یا ہلایا جانا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قیامت کے دن زمین پر زلزلہ آنے کا ذکر ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ ہے۔
(ii) سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟
جواب: سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کا مرکزی مضمون قیامت کے دن ہر پوشیدہ چیز کے ظاہر ہو جانے کا بیان ہے۔
(iii) سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کی ایک فضیلت تحریر کیجیے۔
جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کو نصف قرآن مجید کے برابر قرار دیا ہے۔ (جامع ترمذی 2894)

3- درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِذَا	جب	زُلْزِلَتْ	ہلا دی جائے گی
اَشْتَاتًا	گروہ گروہ	اَلْاَرْضُ	زمین
اَخْرَجَتْ	باہر نکال پھینکے گی	مِثْقَالَ	برابر

4- درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں:
(i) اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۙ﴿۱﴾ وَ اَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا ۙ﴿۲﴾
جواب: جب زمین اپنے زلزلے سے پوری شدت سے ہلا دی جائے گی۔ اور زمین اپنے (اندر کے) تمام بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔
(ii) یَوۡمَئِذٍ یَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا ۬ۙ لِّیُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ ؕ﴿۶﴾
جواب: اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تا کہ انھیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔

5- تفصیلی جواب دیں۔
(i) سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔
جواب: تعارف: سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ قرآنِ مجید کی ۹۹ نمبر سورت ہے۔ یہ مدنی سورت ہے۔ اس کا ارکوع اور ۸ آیات ہیں۔ اس سورت میں قیامت کی نشانیوں کے بارے میں بتایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ہر نیک اور بد اعمال انجام دینے والے کو اس کے اعمال کا بدلہ ملے گا۔
مقصدِ نزول: سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کا مقصدِ نزول قیامت کے دن ہر پوشیدہ چیز کے ظاہر ہو جانے کو بیان کرتا ہے۔
(ii) سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔
جواب: سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے حالات بیان فرمائے ہیں کہ اس دن زمین شدید زلزلے سے ہلا دی جائے گی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے اندر کی سب چیزیں یعنی خزائے اور انسان باہر نکال دے گی اور اپنے اوپر کی گئی تمام باتیں بیان کر دے گی۔ اس دن تمام انسان اپنی چھوٹی سے چھوٹی نیکی یا گناہ سب دیکھ لیں گے۔
ہمیں سمجھنا چاہیے کہ قیامت کے دن انسان کے وہ گناہ اسے دکھائے جائیں گے جن

سے اس نے دنیا میں توبہ نہیں کی، کیوں کہ سچی توبہ سے گناہ معاف ہو کر ایسے ہو جاتے ہیں جیسے وہ کیے ہی نہیں تھے۔ سچی توبہ میں یہ بات بھی داخل ہے کہ جس گناہ کی تلافی ممکن ہو، اس کی تلافی بھی کی جائے۔ مثلاً کسی کا حق ہے تو اسے دے دیا جائے یا اس سے معاف کرا لیا جائے، یا فرائض چھوٹ گئے ہیں تو ان کی قضا کر لی جائے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- زلزال کا معنی ہے:
(a) زلزلہ (b) آفت (c) سیلاب (d) طوفان

2- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن پڑھانے کی درخواست کی:
(a) ایک نوجوان نے **(b) ایک بوڑھے شخص نے**
(c) ایک بچے نے (d) ایک عورت نے

3- سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ کی روشنی میں قیامت کے دن زمین باہر نکال پھینکے گی: (Second Term 23)
(a) انسانوں کو (b) معدنیات کو (c) خزانوں کو **(d) سب چیزوں کو۔**

4- حدیث نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق سورۃ الزلزال کی تلاوت کا اجر برابر ہے: (Second Term 23) (First Term 24)
(a) تہائی قرآن کے (b) چوتھائی قرآن کے
(c) نصف قرآن کے (d) مکمل قرآن کے

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ کی پہلی آیت میں کس کا ذکر ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ کی پہلی آیت میں قیامت کے دن زمین پر زلزلہ آنے کا ذکر ہے۔

2- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوڑھے شخص کو کون سی سورت پڑھائی؟

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوڑھے شخص کو سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ پڑھائی۔

3- آخرت پر ایمان کس پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے؟

جواب: آخرت پر ایمان لوگوں کے اعمال پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔

4- قیامت کے دن زمین اپنے اندر سے کیا باہر نکالے گی؟

جواب: قیامت کے دن زمین اپنے اندر کی سب چیزیں یعنی خزانے اور انسان باہر نکال دے گی۔

5- ترجمہ لکھیں۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

جواب: اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا۔

سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) عادیات کا معنی ہے:
(الف) جان نکالنے والے (ب) جان کھینچنے والے
(ج) تیزی سے دوڑنے والے (د) صف بنانے والے

(ii) گھوڑوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں:
(الف) سُوْرَۃُ الْقَدْرِ میں (ب) سُوْرَۃُ الْبَيِّنَةِ میں
(ج) سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ میں **(د) سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ میں**

(iii) مال کی محبت کا علاج ہے:
(الف) آخرت کو یاد رکھنا (ب) صدقہ کرنا (ج) خوب خرچ کرنا (د) مال نہ کمانا

(iv) سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ میں بچنے کی تلقین کی گئی ہے:
(الف) سستی سے **(ب) ناشکری سے**
(ج) زیادہ سونے سے (د) زیادہ باتیں کرنے سے

(v) عرب کے لوگ مختلف کاموں کے لیے استعمال کرتے تھے:
(الف) گدھے کو (ب) ہاتھی کو (ج) بیل کو **(د) گھوڑے کو**

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: عادیات کا معنی ہے: تیزی سے دوڑنے والے۔ اس سورت کی پہلی آیت میں گھوڑوں کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ تیزی سے دوڑنے والے ہیں، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ کا مرکزی مضمون انسان کی ناشکری پر اسے تنبیہ کرنا ہے۔

(iii) گھوڑوں کے بارے میں ایک حدیث نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَلْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ

ترجمہ: گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک کے لیے خیر باندھ دی گئی ہے، ان پر سوار ہو کر جہاد کرنے والوں کو اجر بھی ملتا ہے اور مال غنیمت بھی۔ (صحیح بخاری 2852)

3- درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْعٰدِيٰتِ	تیزی سے دوڑتے ہوئے گھوڑے	ضَبْحًا	ہانپتے ہوئے
نَقْعً	غبار	اَلْمُوْرِيٰتِ	چنگاریاں نکالنے والے
قَدْحًا	سم مار کر	عَلٰى	پر

4- درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں:

(i) وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝

جواب: قسم ان (گھوڑوں) کی جو (میدان جہاد میں) تیزی سے دوڑتے ہیں زور سے ہانپتے ہوئے۔ پھر سم مار کر چنگاریاں نکالنے والے (گھوڑوں کی قسم)۔

(ii) اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝

جواب: بے شک انسان اپنے رب کا یقیناً بڑا ناشکرا ہے۔ اور بے شک وہ اس (ناشکری) پر خود بھی یقیناً گواہ ہے۔

5- تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ کا تعارف اور مقصد نزول تحریر کیجیے۔

جواب: تعارف: سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ قرآن مجید کی ۱۰۰ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ا رکوع اور ۱۱ آیات ہیں۔ اس سورت میں مجاہدین اور قیامت کے دن مُردوں کے زندہ ہونے نیز انسان کی ناشکری کو بیان کیا گیا ہے۔

مقصد نزول: سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ کا مقصد نزول انسان کی ناشکری پر اسے تنبیہ کرنا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ میں جنگی گھوڑوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ عرب کے لوگ گھوڑے کو مختلف کاموں کے لیے استعمال کرتے تھے۔ گھوڑا بہت وفادار جانور ہے جو اپنے مالک کے ہر حکم پر عمل کرتا ہے۔ اسی بات کا حوالہ دے کر اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کی تلقین کی گئی ہے۔

سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ میں واضح کیا گیا ہے کہ ہر انسان اپنی ناشکری اور نافرمانی سے واقف ہوتا ہے۔

سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے جنگی گھوڑوں کی قسمیں کھائی ہیں۔ گھوڑے اپنے مالک کے فرماں بردار اور شکر گزار ہوتے ہیں، جب کہ انسان اپنے مالک کا نافرمان اور ناشکرا ہے۔ اس ناشکری کی اصل وجہ مال سے شدید محبت ہے۔ مال کی محبت کا علاج آخرت کو یاد رکھنا ہے۔

اس سورت میں گھوڑوں کی تعریف اس لیے بھی کی گئی ہے کیوں کہ گھوڑا جہاد کا ایک ذریعہ ہے۔ جہاد اسلام کا اہم شعبہ ہے۔ جہاد اتنا فضیلت والا عمل ہے کہ جو چیز اس سے وابستہ ہو جاتی ہے وہ بھی فضیلت والی ہو جاتی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی گھوڑے کے فضائل بیان فرمائے ہیں، ایک موقع پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَلْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ

گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک کے لیے خیر باندھ دی گئی ہے، ان پر سوار ہو کر جہاد کرنے والوں کو اجر بھی ملتا ہے اور مال غنیمت بھی۔ (صحیح بخاری 2852)

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ کے آغاز میں قسم کھائی گئی ہے: (Second Term 23)
(a) صحرائی اونٹوں کی **(b) جنگی گھوڑوں کی**
(c) آبی پرندوں کی (d) پہاڑی بکروں کی

2- سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ کے مضامین کے مطابق انسان کی ناشکری کا بنیادی سبب ہے: (Second Term 23)
(a) نسلی تفاخر **(b) مال کی محبت** (c) تکبر (d) بغض

3- کثرت مال کی خواہش سے انسان: (Second Term 23)
(a) کا پیٹ بڑھ جاتا ہے **(b) برے کاموں میں پڑ جاتا ہے**
(c) کو دلی سکون حاصل ہوتا ہے (d) کی موت واقع ہو جاتی ہے

4- حدیث مبارک کے مطابق جس جانور کی پیشانی میں خیر رکھی گئی ہے: (Second Term 23)
(a) اونٹ (b) گائے **(c) گھوڑا** (d) خچر

5- سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ کے مضامین پڑھ کر پالتو جانوروں میں سے محبت واضح ہوتی ہے: (Second Term 23)
(a) حملہ کرنے والے (b) بھاگنے والے (c) بچنے والے (d) تکلنے والے

6- "لَا يَعْلَمُ" کا معنی ہے:
(a) بات سنو (b) تم جانو (c) سب کچھ (d) وہ نہیں جانتا

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ میں گھوڑوں کی کیا صفت بیان کی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ میں گھوڑوں کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ تیزی سے دوڑنے والے ہیں۔

2- گھوڑے کی خوبی بتایئے جس کا حوالہ دے کر اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کی تلقین کی گئی ہے۔

جواب: گھوڑا اپنے مالک کے ہر حکم پر عمل کرتا ہے۔

3- سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ کے مطابق ہر انسان کس سے واقف ہوتا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ کے مطابق ہر انسان اپنی ناشکری اور نافرمانی سے واقف ہوتا ہے۔

4- اسلام کا اہم شعبہ کون سا ہے؟

جواب: جہاد اسلام کا اہم شعبہ ہے۔

5- ترجمہ لکھیں۔ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝

جواب: اور بے شک وہ مال کی محبت میں یقیناً بہت سخت ہے۔

6- بُعْثِرَ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: بُعْثِرَ کا مطلب ہے "اٹھائے جائیں گے"۔

سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) قیامت کے دن وزن کیا جائے گا:
(الف) اعمال کا (ب) مال کا (ج) انسانوں کا (د) ثواب کا

(ii) سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ کے مطابق قیامت کے دن لوگ ہوں گے:
(الف) چیونٹیوں کی طرح (ب) پرندوں کی طرح
(ج) پروانوں کی طرح (د) ستاروں کی طرح

(iii) سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ کے مطابق قیامت کے دن پہاڑ ہوں گے:
(الف) برف کی طرح **(ب) روئی کی طرح**
(ج) بادلوں کی طرح (د) مٹی کی طرح

(iv) اَلْقَارِعَةُ کا معنی ہے:
(الف) کھینچنے والی **(ب) کھڑکھڑانے والی**
(ج) دوڑنے والی (د) واقع ہونے والی

(v) قیامت کے دن ثابت ہو جائے گا کہ کامیابی کا ذریعہ ہیں:
(الف) جائیدادیں (ب) دوستیاں **(ج) نیکیاں** (د) رشتے داریاں

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: القارعۃ کا معنی ہے: کھڑکھڑانے والی۔ اس سورت کے شروع میں قیامت کی ایک صفت بیان ہوئی ہے: کھڑکھڑانے والی، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ کا مرکزی مضمون قیامت کے دن کامیابی اور ناکامی کا معیار ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ کے مطابق قیامت کے دن نیک اعمال کرنے والوں کا کیا انجام ہوگا؟

جواب: سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ کے مطابق قیامت کے دن نیک اعمال کرنے والے خوش و خرم ہوں گے اور جنت میں جائیں گے۔

5- ترجمہ لکھیں۔ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ
جواب: (ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا) وہ ضرور ریزہ ریزہ کر دینے والی میں پھینکا جائے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے
(الف) خلیل اللہ ✓ (ب) کلیم اللہ (ج) صفی اللہ (د) نجی اللہ

(ii) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بچپن ہی سے نفرت تھی
(الف) کھیل کود سے (ب) بتوں کی عبادت سے ✓
(ج) اپنی قوم سے (د) بادشاہ نمرود سے

(iii) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں عراق کا بادشاہ تھا
(الف) فرعون (ب) قارون (ج) نمرود ✓ (د) نجاشی

(iv) سنت ابراہیمی کی یاد میں مسلمان ہر سال جانور قربان کرتے ہیں
(الف) عید الفطر کے موقع پر (ب) عید الاضحیٰ کے موقع پر ✓
(ج) رمضان المبارک میں (د) محرم الحرام میں

(v) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں میں اعلان کیا
(الف) نماز کا (ب) روزے کا (ج) زکوٰۃ کا (د) حج کا ✓

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک خصوصیت تحریر کیجیے۔
جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں سعتر دفعہ آیا ہے۔

(ii) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ابوالانبیاء یعنی انبیاء کرام علیہم السلام کا باپ کیوں کہا جاتا ہے؟
جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے بھی پیغمبر آئے وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے آئے۔ اسی وجہ سے آپ علیہ السلام کو "ابوالانبیاء" یعنی پیغمبروں کا باپ کہا جاتا ہے۔

(iii) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
جواب: حضرت اسماعیل علیہ السلام آپ علیہ السلام کے بڑے بیٹے ہیں، جن کی والدہ کا نام حضرت ہاجرہ علیہا السلام ہے۔ دوسرے بیٹے کا نام حضرت اسحاق علیہ السلام ہے اور ان کی والدہ کا نام حضرت سارہ علیہا السلام ہے۔

(iv) زمزم کا چشمہ کس طرح جاری ہوا؟
جواب: اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی ہاجرہ علیہا السلام اور بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ مکرمہ کے چٹیل میدان میں چھوڑ دیا۔ جب کھانے پینے کے لیے کچھ نہ رہا تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام بے چین ہو کر قریب ہی صفا اور مروہ نامی پہاڑیوں پر پانی کی تلاش میں دوڑیں۔ ایک ماں کی یہ بے چینی دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے وہاں پانی کا چشمہ جاری کر دیا جسے زمزم کا چشمہ کہا جاتا ہے۔

(v) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو پورا کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے دین کو پھیلاتے ہوئے راہ میں آنے والی مشکلات کو برداشت کرنا چاہیے۔

3- تفصیلی جواب دیں:

(i) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام و مرتبہ تحریر کیجیے۔
جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک عظیم نبی ہیں۔ آپ علیہ السلام کو "خلیل اللہ" یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام عراق میں پیدا ہوئے۔ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں سعتر دفعہ آیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے بھی پیغمبر آئے وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے آئے۔ اسی وجہ سے آپ علیہ السلام کو "ابوالانبیاء" یعنی پیغمبروں کا باپ کہا جاتا ہے۔ یہودیت، مسیحیت اور اسلام تینوں مذاہب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو انتہائی قابل احترام اور قابل تعظیم سمجھا جاتا ہے، یہاں تک کہ مشرکین مکہ بھی خود کو "ابراہیمی" کہتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مکہ مکرمہ کے بارے میں جو دعائیں مانگی تھیں اللہ تعالیٰ نے ان تمام دعاؤں کو قبول فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو پورا کیا۔ اس راہ میں آنے والی ہر قسم کی تکلیف کو برداشت کیا۔ اس کا صلہ یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ انھیں قیامت کے دن تو بلند مقام عطا فرمائیں گے ہی، لیکن اس کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے نام کو ایسا چمکایا کہ دنیا بھر کے مسلمان انھیں عقیدت اور احترام کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔

(ii) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے اہم واقعات بیان کیجیے۔
جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام تقریباً چار ہزار سال قبل عراق میں پیدا ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بچپن سے ہی بتوں کی عبادت کی مخالفت کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کھل کر بتوں کی مخالفت کرنے پر ان کو قتل کرنے اور گھر سے نکالنے کی دھمکی دی گئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک مرتبہ بت خانے میں جا کر بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور آپ علیہ السلام کا نمرود بادشاہ کے ساتھ مناظرہ ہوا۔ مناظرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دلائل پر غور کرنے کے بجائے یہ شاہی فرمان جاری کیا گیا کہ ان کو جلا ڈالو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالے جانے کا واقعہ پیش آیا مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ٹھنڈی ہونے کے ساتھ سلامتی اور آرام کا باعث بن گئی۔ اس قوم کی بدنصیبی کی حد یہ تھی کہ اتنا بڑا معجزہ دیکھنے کے باوجود بھی وہ ایمان نہیں لائے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر تاریخ انسانی کا وہ عظیم الشان کارنامہ انجام دیا، جس کا مشاہدہ نہ اس سے پہلے کبھی زمین و آسمان نے کیا اور نہ اس کے بعد کریں گے۔ اپنے جگر گوشے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منھ کے بل زمین پر لٹا دیا۔ چھری تیز کی، آنکھوں پر پٹی باندھی اور پوری طاقت سے چھری اپنے بیٹے کے گلے پر چلاتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ صدا آئی: "اے ابراہیم! تم نے خواب سچ کر دکھایا، ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔" چناں چہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بدلے جنت سے ایک مینڈھا بھیج دیا گیا، جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی قربانی قبول فرمائی۔ مسلمان ہر سال عید الاضحیٰ کے موقع پر سنت ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے جانوروں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے:
(a) عراق میں ✓ (b) ایران میں (c) شام میں (d) فلسطین میں

2- ابوالانبیاء کہا جاتا ہے:
(a) حضرت آدم علیہ السلام کو (b) حضرت نوح علیہ السلام کو
(c) حضرت یونس علیہ السلام کو (d) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ✓

3- حضرت ابراہیم علیہ السلام کو واقعہ پیش آیا:
(a) پانی میں ڈالے جانے کا (b) آگ میں ڈالے جانے کا ✓
(c) ریت پر چلنے کا (d) باغ میں جانے کا

4- اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عراق سے ہجرت فرمانے کا حکم دیا:
(a) فلسطین ✓ (b) حبشہ (c) طائف (d) مکہ مکرمہ

5- حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کا نام ہے:
(a) حضرت ہاجرہ علیہا السلام ✓ (b) حضرت سارہ علیہا السلام
(c) حضرت مریم علیہا السلام (d) حضرت آسیہ علیہا السلام

6- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بت توڑنے کے عمل سے ترغیب ملتی ہے کہ ہم اپنی زندگی میں دور رہیں: (Final Term 23)
(a) جھوٹ سے (b) شرک سے ✓ (c) وعدہ خلافی سے (d) چوری سے

7- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی عملی نمونہ ہے: (Final Term 23)
(a) سکون و راحت کا (b) شان و شوکت کا
(c) جاہ و جلال کا (d) صبر و استقلال کا ✓

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- کن مذاہب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قابل تعظیم سمجھا جاتا ہے؟
جواب: یہودیت، مسیحیت، اسلام تینوں مذاہب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قابل تعظیم سمجھا جاتا ہے۔

2. حضرت ابراہیم علیہ السلام کب پیدا ہوئے؟ (Final Term 23)
جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام تقریباً چار ہزار سال قبل عراق میں پیدا ہوئے۔

3. حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹوں کے نام تحریر کریں۔ (Final Term 23)
جواب: حضرت اسماعیل علیہ السلام آپ علیہ السلام کے بڑے بیٹے ہیں، جن کی والدہ کا نام حضرت ہاجرہ علیہا السلام ہے۔ دوسرے بیٹے کا نام حضرت اسحاق علیہ السلام ہے اور ان کی والدہ کا نام حضرت سارہ علیہا السلام ہے۔

4- بتوں کی مخالفت کرنے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیا دھمکی دی گئی؟
جواب: بتوں کی مخالفت کرنے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قتل کرنے اور گھر سے نکالنے کی دھمکی دی گئی۔

5- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے کس بیٹے کے گلے پر چھری چلائی؟
جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلائی۔

6- بیت اللہ شریف کی تعمیر کس نے کی؟
جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے مل کر بیت اللہ شریف کی تعمیر کی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش ہے:
(الف) مصر ✓ (ب) شام (ج) عراق (د) فلسطین

(ii) مصر کے بادشاہ کا لقب تھا:
(الف) قیصر (ب) فرعون ✓ (ج) کسریٰ (د) نجاشی

(iii) فرعون کی بیوی کا نام تھا:
(الف) مریم (ب) اروی (ج) ریحانہ (د) آسیہ ✓

(iv) بنی اسرائیل کے لیے جو کھانا اتارا گیا اسے کہا جاتا ہے:
(الف) زمزم (ب) دسترخوان (ج) من و سلویٰ ✓ (د) مائدۃ

(v) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے:
(الف) لوہے کا نرم ہونا (ب) عصا کا سانپ بن جانا ✓
(ج) آگ کا ٹھنڈا ہونا (د) مردوں کا زندہ ہونا

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) مصر میں کون کون سی قومیں آباد تھیں؟
جواب: مصر میں دو قومیں آباد تھیں۔ ایک حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد جنھیں بنی اسرائیل کہا جاتا تھا اور دوسری قبطی قوم۔

(ii) فرعون بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے لڑکوں کو قتل کیوں کرواتا تھا؟
جواب: فرعون کو نجومیوں نے بتایا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا، جو اس کی بربادی کا سبب بنے گا۔ اس لیے وہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے لڑکوں کو قتل کرواتا تھا۔

(iii) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے کن موقعوں پر بچایا؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیدائش کے بعد اور ہجرت کرتے ہوئے فرعون سے بچایا۔

(iv) اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کون سی نعمتیں عطا فرمائی تھیں؟
جواب: بادل ان پر سایہ کیے رہتا تاکہ وہ گرمی سے محفوظ رہیں۔ ان کے پینے کے لیے پانی کے بارہ چشمے جاری کر دیے۔ ان کی خوراک کے لیے آسمان سے مزے دار کھانا اتارا گیا جسے "من و سلویٰ" کہا جاتا ہے۔

(v) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کون سے معجزے عطا فرمائے؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کئی معجزے عطا کیے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک عصا تھا۔ جب آپ علیہ السلام اسے زمین پر ڈالتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سانپ بن جاتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کر نکالتے تو وہ چمکنے لگتا تھا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا پانی پر مارا تو اللہ تعالیٰ نے پانی میں راستے بنا دیے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقام و مرتبہ تحریر کیجیے۔
جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر میں پیدا ہوئے۔ آپ علیہ السلام کے والد کا نام "عمران" ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام "تورات" اور آپ علیہ السلام کا لقب "کلیم اللہ" ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو "طور" نامی پہاڑ پر بلایا اور آپ علیہ السلام کو تورات عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کئی معجزے عطا کیے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک عصا تھا۔ جب آپ علیہ السلام اسے زمین پر ڈالتے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سانپ بن جاتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈال کر نکالتے تو وہ چمکنے لگتا تھا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا پانی پر مارا تو اللہ تعالیٰ نے پانی میں راستے بنا دیے۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قرآن مجید میں سب سے زیادہ جس نبی کا ذکر آیا ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ظالم فرعون کے سامنے انتہائی جرأت سے حق کا پیغام پہنچایا اور اپنی قوم کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی کی زندگی عطا کی۔ فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں، بلکہ یہ حق و باطل کے معرکوں میں سے ایک عظیم معرکہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے تکبر اور ظلم کو رسوا کیا اور عاجزی، مظلومیت اور صبر کو فتح عطا فرمائی۔ حق کا انکار کرنے والوں کو قیامت تک کے لیے عبرت کا نشان بنا دیا گیا اور نیکی کے راستے پر چلنے والوں کو عظیم مرتبہ عطا ہوا۔

(ii) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے اہم واقعات بیان کیجیے۔
جواب: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تو آپ علیہ السلام کی والدہ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ علیہ السلام کو صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں بہا دیا۔ فرعون کی بیوی حضرت آسیہ علیہا السلام نے اس صندوق کو دریا میں تیرتے ہوئے دیکھا تو صندوق منگوا لیا۔ جب انھوں نے صندوق کھولا تو اس میں ایک بچہ دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئیں۔ انھوں نے اس بچے کو اپنا بیٹا بنا کر پالنے کا فیصلہ کیا۔ اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں پرورش پانے لگے۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو مصر سے ہجرت فرما کر مدین چلے گئے۔ پھر جب وہاں سے واپس مصر آ رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا فرمائی۔

(ج) سُوْرَةُ الْعَصْرِ میں (د) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ میں

(iii) سُوْرَةُ الْعَصْرِ میں نقصان سے بچنے کے لیے کام بتائے گئے ہیں:

(الف) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) چھے

(iv) انسان کو زندگی گزارنے کے لیے وقت دیا گیا ہے:

(الف) بے شمار (ب) لامحدود (ج) نہ ختم ہونے والا (د) محدود

(v) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ملاقات کے وقت ایک دوسرے کو سناتے تھے:

(الف) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ (ب) سُوْرَةُ الْعَصْرِ

(ج) سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ (د) سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْعَصْرِ کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: العصر کا معنی ہے زمانہ۔ اس سورت کی پہلی آیت میں عصر یعنی زمانہ کی قسم بیان فرمائی گئی ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْعَصْرِ ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْعَصْرِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْعَصْرِ کا مرکزی مضمون مستقل خسارے سے بچ جانے والے لوگوں کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الْعَصْرِ کے مطابق ہماری سب سے قیمتی دولت کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْعَصْرِ سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت انسان کی سب سے قیمتی دولت ہے۔ ہمیں وقت کی قدر کرنی چاہیے اور اسے فضول کاموں میں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ وقت کو ضائع کرنے والے دنیا اور آخرت میں ناکام ہوتے ہیں۔

3- درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

الفاظ	ترجمہ	الفاظ	ترجمہ
اَلْعَصْرِ	زمانہ	خُسْرٍ	نقصان
عَمِلُوْا	انھوں نے عمل کیے	اِلَّا	سوائے
اٰمَنُوْا	وہ ایمان لائے	تَوَاصَوْا	ایک دوسرے کو نصیحت کی

4- درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں:

(i) وَالْعَصْرِ ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ﴿۲﴾

ترجمہ: قسم ہے (تیزی سے گزرتے ہوئے) زمانے کی۔ بے شک انسان یقیناً نقصان میں ہے۔

(ii) اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾

ترجمہ: سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی۔ اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔

5- تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ الْعَصْرِ کا تعارف اور مقصد نزول تحریر کیجیے۔

جواب: تعارف: سُوْرَةُ الْعَصْرِ قرآن مجید کی ۱۰۳ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ا رکوع اور ۳ آیات ہیں۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ انسان گھاٹے میں ہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل انجام دیتے ہیں اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

مقصد نزول: سُوْرَةُ الْعَصْرِ کا مقصد نزول مستقل خسارے سے بچ جانے والے لوگوں کا بیان ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْعَصْرِ کے بنیادی مضامین اور اہم عملی نکات تحریر کیجیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے سُوْرَةُ الْعَصْرِ میں تیزی سے گزرتے ہوئے زمانے کی قسم بیان فرما کر اعلان کیا کہ تمام انسان نقصان میں ہیں۔ کیوں کہ انسان کو زندگی گزارنے کے لیے ایک محدود وقت دیا گیا ہے اور وہ مسلسل گزر رہا ہے۔

اس نقصان سے صرف وہی لوگ بچیں گے جو چار کام کریں

- ایمان لائیں۔
- نیک عمل کریں۔
- ایک دوسرے کو حق بات بتائیں۔
- مصیبتوں پر صبر کرتے ہوئے نیکیوں پر ڈٹے رہیں۔

سُوْرَةُ الْعَصْرِ سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت انسان کی سب سے قیمتی دولت ہے۔ ہمیں وقت کی قدر کرنی چاہیے اور اسے فضول کاموں میں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ وقت کو ضائع کرنے والے دنیا اور آخرت میں ناکام ہوتے ہیں۔

اس سورت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نجات کے لیے صرف اپنا نیک عمل ہی کافی نہیں، بلکہ دوسرے مسلمانوں کی فکر بھی ضروری ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- سُوْرَةُ الْعَصْرِ کے مطابق تمام انسان ہیں:

(a) نقصان میں (b) فائدے میں (c) تکلیف میں (d) مشکل میں

2- ہمیں قدر کرنی چاہیے:

(a) دولت کی (b) صحت کی (c) اولاد کی (d) وقت کی

3- وقت کو ضائع کرنے والے دنیا اور آخرت میں ہوتے ہیں:

(a) کامیاب (b) ناکام (c) رنجیدہ (d) افسردہ

4- عَمِلُوا کا معنی ہے:

(a) انھوں نے عمل کیے (b) انھوں نے نصیحت کی

(c) انھوں نے نقصان اٹھایا (d) انھوں نے پریشان کیا

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے سُوْرَةُ الْعَصْرِ کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ صرف سُوْرَةُ الْعَصْرِ پر غور کرلیں تو یہ ان کی ہدایت کے لیے کافی ہوجائے۔ (تفسیر الشافعی، ج 3 ص 1461)

2- سُوْرَةُ الْعَصْرِ کے مطابق کون سے لوگ نقصان سے بچیں گے؟

جواب: سُوْرَةُ الْعَصْرِ کے مطابق وہی لوگ نقصان سے بچیں گے جو چار کام کریں:

(i) ایمان لائیں۔ (ii) نیک عمل کریں۔

(iii) ایک دوسرے کو حق بات بتائیں۔

(iv) مصیبتوں پر صبر کرتے ہوئے نیکیوں پر ڈٹے رہیں۔

3- سُوْرَةُ الْعَصْرِ کے مطابق نجات کے لیے کیا ضروری ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْعَصْرِ کے مطابق نجات کے لیے صرف اپنا نیک عمل ہی کافی نہیں، بلکہ دوسرے مسلمانوں کی فکر بھی ضروری ہے۔

4- وَتَوَاصَوْا کا کیا مطلب ہے؟

جواب: وَتَوَاصَوْا کا مطلب ہے "اور ایک دوسرے کو نصیحت کی"۔

5- سُوْرَةُ الْعَصْرِ مکی سورت ہے یا مدنی؟

جواب: سُوْرَةُ الْعَصْرِ مکی سورت ہے۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) هُمَزَة کا معنی ہے:

(الف) حرام کھانے والا (ب) گالی دینے والا

(ج) طعنہ دینے والا (د) ظلم کرنے والا

(ii) آخرت سے غافل انسان کا رویہ ہے:

(الف) طعنہ دینا (ب) غیبت کرنا

(ج) مال سے امید لگانا (د) تینوں کام کرنا

(iii) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ میں رویہ بیان کیا گیا ہے:

(الف) بنی اسرائیل کا (ب) کفارِ مکہ کا

(ج) قوم عاد کا (د) قوم ثمود کا

(iv) لالچ کے ساتھ مال کو گن گن کر رکھتا ہے:

(الف) تاجر (ب) غریب انسان

(ج) امیر انسان (د) آخرت سے غافل

(v) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ کے مطابق جہنم کی آگ پہنچ جائے گی:

(الف) دلوں تک (ب) دماغ تک (ج) پاؤں تک (د) سر تک

2- مختصر جواب دیجیے:

(i) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: هُمَزَة کا معنی ہے طعنہ دینے والا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں هُمَزَة یعنی طعنہ دینے والے شخص کے لیے ہلاکت کا اعلان ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ میں کفار مکہ کے رویے کا ذکر کیا گیا ہے۔ آخرت سے غافل اور دنیا سے محبت کرنے والے انسان کا حال بیان کیا گیا ہے۔

(iii) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ کے مطابق انسان کی عظمت کس چیز میں ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ کے مطابق انسان کی عظمت اچھے اعمال اور کردار کی وجہ سے ہے۔

3- درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

الفاظ	ترجمہ	الفاظ	ترجمہ
وَيْلٌ	ہلاکت ہے	هُمَزَةٍ	طعنہ دینے والا
عَدَّدَهٗ	اس نے گن گن کر رکھا	مُؤْصَدَةٌ	بند کر دی جائے گی
لُمَزَةٍ	پیٹھ پیچھے عیب نکالنے والا	اَلَّذِیْ	جو، جس
اَخْلَدَهٗ	اس کو ہمیشہ زندہ رکھے گا	مُمَدَّدَةٍ	لمبے لمبے

4- درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں:

(i) وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ﴿۱﴾ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿۲﴾

ترجمہ: ہر ایسے شخص کے لیے ہلاکت ہے جو (آمنے سامنے) طعنہ دینے والا (اور پیٹھ پیچھے) عیب نکالنے والا ہو۔ وہ جس نے مال جمع کیا اور اس کو گن گن کر رکھا۔

(ii) نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿۶﴾ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ﴿۷﴾

ترجمہ: (وہ) اللہ کی آگ ہے بھڑکائی ہوئی۔ جو دلوں تک جا پہنچے گی۔

5- تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ کا تعارف اور مقصد نزول تحریر کیجیے۔

جواب: تعارف: سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ قرآن مجید کی ۱۰۴ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ا رکوع اور ۹ آیات ہیں۔ اس سورت میں مال اندوزی کرنے والے افراد کو جہنم کی چکنا چور کر دینے والی آگ سے ڈرایا گیا ہے جو عیب جوئی کے ذریعے لوگوں پر برتری کے خواہاں ہیں۔

مقصد نزول: سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ کا مقصد نزول آخرت سے غافل اور دنیا سے محبت کرنے والے انسان کا حال بیان کرنا ہے۔

(ii) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ کے بنیادی مضامین اور اہم عملی نکات تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں دوسروں کے عیب نکالنے، ان کی غیبت کرنے اور ان کی برائی بیان کرنے سے دور رہنا چاہیے، اسی طرح کسی کی برائی پر اسے طعنہ بھی نہیں دینا چاہیے۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی عظمت مال و دولت کے بجائے اچھے اعمال اور کردار کی وجہ سے ہوتی ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1. سورۃ الھُمزۃ میں لفظ "هُمَزَة" سے مراد ہے: (Second Term 23)

(a) عیب نکالنے والا (b) جھگڑا کرنے والا

(c) طعنہ دینے والا (d) ظلم و ستم کرنے والا

2. سورۃ الھُمزۃ میں دو لوگوں کی ہلاکت کا ذکر ہے: (Second Term 23)

(a) حاسد اور بخیل (b) طعنہ دینے اور عیب جوئی کرنے والے

(c) جھوٹے اور مکار (d) کینہ اور بغض رکھنے والے

3. طعنہ زنی کی مذمت کو جاننے کے لیے ہمیں مضامین کا مطالعہ کرنا ہوگا: (Final Term 23)

(a) سورۃ القارعۃ کے (b) سورۃ التکاثر کے (c) سورۃ العصر کے (d) سورۃ الھمزۃ کے

4. سورۃ الھُمزۃ کے مطابق انسان کی عظمت کا معیار ہے: (Second Term 23)

(a) دولت (b) شہرت (c) حکومت (d) نیک اعمال

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ کے مطابق آخرت سے غافل اور دنیا سے محبت کرنے والا انسان کیا کرتا ہے؟

جواب: ایسا شخص دوسروں کے عیب نکالتا ہے اور طعنے دیتا ہے۔ وہ لالچ کے ساتھ مال کو گن گن کر جمع کرتا ہے اور مال سے اُمیدیں رکھتا ہے۔

2- جہنم کی آگ کی کیا خصوصیت ہے؟

جواب: جہنم کی آگ دل تک پہنچ جائے گی لیکن انسان کی موت واقع نہیں ہوگی۔

3- یَحْسَبُ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: یَحْسَبُ کا مطلب ہے "وہ خیال کرتا ہے"۔

4- عَمَدٍ کا کیا معنی ہے؟

جواب: عَمَدٍ کا معنی ہے "ستونوں میں"۔

3- درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْقَارِعَةُ	کھڑکھڑانے والی	اَلْفَرَاشِ	پروانے
اَلْجِبَالُ	پہاڑ	ثَقُلَتْ	بھاری ہوں گے
اَلْمَبْثُوْثُ	بکھرے ہوئے	تَكُوْنُ	ہو جائیں گے
اَلْمَنْفُوْشُ	دھنکی ہوئی	نَارٌ	آگ

4- درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں:

(i) يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿۴﴾

جواب: جس دن لوگ ہو جائیں گے بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح۔

(ii) فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿۶﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۷﴾

جواب: تو وہ شخص جس کے (نیک اعمال کے) پلڑے بھاری ہوں گے۔ تو وہ خوش گوار پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔

5- تفصیلی جواب دیں:

(i) سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ کا تعارف اور مقصد نزول تحریر کیجیے۔

جواب: تعارف: سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ قرآن مجید کی ۱۰۱ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ارکوع اور ۱۱ آیات ہیں۔ اس سورت میں قیامت، اس کے واقعات، نیک کاموں کے لیے اجر اور بُرے کاموں کی سزا کو بیان کیا گیا ہے۔

مقصدِ نزول: سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ کا مقصد نزول قیامت کے دن کامیابی اور ناکامی کے معیار کو بیان کرتا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ میں قیامت کے حالات بیان کیے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ قیامت کا واقع ہونا یقینی بات ہے۔ قیامت کا دن ایک ہولناک دن ہوگا۔ قیامت کے دن انسان پروانوں کی طرح بکھرے ہوئے ہوں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔ ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی، کسی دوسرے کا ہوش نہیں ہوگا۔ قیامت کے دن انسانوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔ اس دن ثابت ہو جائے گا کہ نیکیاں کامیابی اور بُرائیاں ناکامی کا ذریعہ ہیں۔ نیک اعمال کرنے والے خوش و خرم ہوں گے جب کہ بُرے اعمال کرنے والے سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- قیامت کا دن ہوگا:
(a) ہولناک (b) بھیانک (c) خوف ناک (d) آسان

2- قیامت کے دن ثابت ہو جائے گا کہ ناکامی کا ذریعہ ہیں:
(a) نیکیاں (b) بھلائیاں (c) اچھائیاں (d) برائیاں

3- قیامت کے دن نیک اعمال کرنے والے ہوں گے:
(a) اُداس (b) افسردہ (c) بے چین (d) خوش و خرم

4- خَفَّتْ کا معنی ہے:
(a) کھڑکھڑانے والی (b) بکھرے ہوئے
(c) ہلکے ہوں گے (d) بھاری ہوں گے

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ میں کس کے حالات بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ میں قیامت کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔

2- قیامت کے دن لوگوں کو کس کی فکر ہوگی؟

جواب: قیامت کے دن ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی، کسی دوسرے کا ہوش نہیں ہوگا۔

3- قیامت کے دن بُرے اعمال کرنے والوں کا کیا انجام ہوگا؟

جواب: قیامت کے دن بُرے اعمال کرنے والے سخت عذاب میں ہوں گے۔

4- اَلْعِهْنُ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اَلْعِهْنُ کا مطلب ہے "رنگین اُون"۔

5- ترجمہ لکھیں۔ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿۸﴾

جواب: اور رہا وہ شخص جس کے (نیک اعمال کے) پلڑے ہلکے ہوں گے۔

6- ترجمہ لکھیں۔ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾

جواب: (وہ) بھڑکتی ہوئی آگ (کا بے حد تپا گڑھا) ہے۔

سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) مال کی محبت غافل کر دیتی ہے:
(الف) رشتہ داروں سے (ب) دوستوں سے
(ج) آخرت سے (د) گھربار سے

(ii) سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ کے مطابق قیامت کے دن پوچھا جائے گا:
(الف) جوانی کے بارے میں (ب) نعمتوں کے بارے میں
(ج) علم کے بارے میں (د) دولت کے بارے میں

(iii) دنیا کی عارضی چیزوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کا بیان، مرکزی موضوع ہے:
(الف) سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ کا (ب) سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ کا
(ج) سُوْرَۃُ الْعَصْرِ کا (د) سُوْرَۃُ الْهُمَزَةِ کا

(iv) مال کمانا بُرا ہے:
(الف) جھوٹ سے (ب) رشوت سے
(ج) سود سے (د) تینوں سے

(v) تکاثر کا معنی ہے:
(الف) رزق کی کثرت (ب) مال کی کثرت
(ج) ایک دوسرے سے آگے بڑھنا (د) اولاد کی کثرت

2- مختصر جواب دیجیے:

(i) سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: التَّكَاثُرِ کا معنی ہے: ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ آیا ہے اور اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ کا مرکزی مضمون انسان کی مال و دولت سے محبت اور آخرت سے غفلت کا بیان ہے۔

(iii) سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ کے اہم مضامین میں سے ایک تحریر کیجیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی نعمتیں آزمائش کا ذریعہ ہیں۔ انسان سے ان نعمتوں کے بارے میں آخرت کے دن پوچھ گچھ ہوگی۔

3- درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

الفاظ	ترجمہ	الفاظ	ترجمہ
اَلْهٰكُمُ	تمہیں غافل کر دیا	ثُمَّ	پھر
حَتّٰى	یہاں تک کہ	لَوْ	اگر
كَلَّا	ہرگز نہیں	اَلْجَحِيْمَ	دوزخ
سَوْفَ	عنقریب	عَنِ	کے بارے میں

4- درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں:

(i) كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾

ترجمہ: ہرگز (مال کام) نہیں (آئے گا) تم جلد ہی (یہ حقیقت) جان لو گے۔ پھر ہرگز (مال کام) نہیں (آئے گا) تم جلد ہی (اپنا انجام) جان لو گے۔

(ii) ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾

ترجمہ: پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا۔

5- تفصیلی جواب دیں۔

(i) سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

جواب: تعارف: سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ قرآن مجید کی ۱۰۲ نمبر سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کا ارکوع اور ۸ آیات ہیں۔ اس سورت میں ان لوگوں کی مذمت ہوئی ہے جو مال، اولاد اور طرف داروں کے لحاظ سے دوسروں پر فخر کرتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ عنقریب جو نعمتیں ان لوگوں کو دی گئی ہیں اس بارے میں ان سے سوال ہوگا۔

مقصدِ نزول: سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ کا مقصد نزول انسان کی مال و دولت سے محبت اور آخرت سے غفلت کو بیان کرتا ہے۔

(ii) سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ میں انسان کی مال و دولت سے بے پناہ محبت اور آخرت سے غفلت کا بیان ہے۔ انسان کی اسی کیفیت کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اگر ابن آدم کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ اس بات کو پسند کرے گا کہ اس کے پاس ایسی دو وادیاں ہو جائیں اور سنو! انسان کا منہ قبر کی مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ (صحیح بخاری 6439)

سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں آزمائش کا ذریعہ ہیں۔ انسان سے ان نعمتوں کے بارے میں آخرت کے دن پوچھا جائے گا۔

قرآن و سنت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کسی آدمی کے پاس موجود مال اس وقت بُرا ہے جب اسے ناجائز طریقوں مثلاً سود اور رشوت وغیرہ سے کمائے اور مال کا حق یعنی زکوٰۃ وغیرہ ادا نہ کرے۔ اگر مال کو جائز طریقے سے کمائے اور مال کا حق ادا کرے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

اس سورت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اگر اپنے پاس موجود نعمتوں پر صبر و شکر کرتا رہے اور لوگوں سے مقابلہ نہ کرے تو وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت سے غافل نہیں ہوگا۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اگر ابن آدم کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ اس بات کو پسند کرے گا کہ اس کے پاس ایسی وادیاں ہو جائیں:
(a) دو (b) تین (c) چار (d) پانچ

2- مال کا حق ہے:
(a) زکوٰۃ دینا (b) اپنے اوپر خرچ کرنا (c) دوسروں کو دینا (d) خرچ نہ کرنا

3- حدیث کے مطابق مال میں انسان کا حصہ ہے جس کو:
(a) کھا کر فنا کر دیا (b) پہن کر بوسیدہ کر دیا
(c) صدقہ کر کے آگے بھیج دیا (d) مذکورہ تمام

4- سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ کی آیات ہیں:
(a) چھے (b) سات (c) آٹھ (d) نو

5- اَلْجَحِيْمُ کا معنی ہے:
(a) دوزخ (b) جنت (c) آسمان (d) زمین

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ میں انسان کی مال و دولت سے بے پناہ محبت اور آخرت سے غفلت کو بیان کیا گیا ہے۔

2- حدیث کے مطابق انسان کا منہ کون سی چیز بھر سکتی ہے؟

جواب: حدیث کے مطابق انسان کا منہ قبر کی مٹی بھر سکتی ہے۔

3- کسی آدمی کے پاس موجود مال کس وقت بُرا ہوتا ہے؟

جواب: کسی آدمی کے پاس موجود مال اس وقت بُرا ہوتا ہے جب اسے ناجائز طریقوں مثلاً سود اور رشوت وغیرہ سے کمائے اور مال کا حق یعنی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔

4- سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ کے مطالعہ سے کیا معلوم ہوتا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اگر اپنے پاس موجود نعمتوں پر صبر و شکر کرتا رہے اور لوگوں سے مقابلہ نہ کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اور آخرت سے غافل نہیں ہوگا۔

5- ترجمہ لکھیں۔ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿۲﴾

جواب: بہت زیادہ (مال) کی خواہش نے تمہیں غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں پہنچ گئے۔

سُوْرَۃُ الْعَصْرِ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) عصر کا معنی ہے:
(الف) زمانہ (ب) رات (ج) سورج (د) انجیر

(ii) زمانے کی قسم کھائی گئی ہے:
(الف) سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ میں (ب) سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ میں

انھیں مصر والوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔ ان کی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی نبی بنا کر ان کے ساتھ بھیجا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ مل کر فرعون اور مصر والوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کی۔ ان لوگوں نے نبیوں کی بات ماننے کے بجائے مقابلے کی ٹھان لی۔ انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کرنے کے لیے مصر کے جادوگروں کو اکٹھا کیا۔ جب فرعون کے دربار میں جادوگروں نے اپنی لاٹھیوں کو سانپ بنا کر دکھایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اژدھا بن کر جادوگروں کے تمام سانپ نگل گیا۔ جب جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ دیکھا تو وہ ان کی سچائی پر ایمان لے آئے۔ یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود فرعون اور اس کی قوم کے لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے، بلکہ ان پر ظلم و ستم شروع کر دیا۔

جب فرعون اور اس کی قوم کا ظلم حد سے بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے ہجرت کر جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ مصر سے روانہ ہو گئے۔

جب فرعون کو پتا چلا تو وہ اپنے لشکر کے ساتھ ان کے پیچھے نکل پڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک سمندر کے کنارے پہنچے تو فرعون بھی اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی قوم سمندر اور فرعون کے لشکر کے درمیان پھنس گئی۔ آگے سمندر تھا اور پیچھے فرعون کا لشکر۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنا عصا سمندر پر ماریں۔ آپ علیہ السلام نے عصا مارا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے سمندر میں راستہ بن گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر سمندر میں سے سلامتی کے ساتھ گزر گئے۔ فرعون بھی اپنے لشکر سمیت سمندر میں اتر پڑا، مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے سمندر کا پانی آپس میں مل گیا۔ اس طرح فرعون اور اس کے لشکر کو اللہ تعالیٰ نے غرق کر دیا۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام ہے:
(a) عمران (b) عمر (c) عباس (d) عمار

2- حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے:
(a) تورات (b) زبور (c) انجیل (d) قرآن مجید

3- بنی اسرائیل کہا جاتا ہے:
(a) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو (b) حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کو
(c) حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو (d) حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد کو

4- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی جانب سے آپ کو دریا میں ڈالنے کا مقصد تھا کہ آپ علیہ السلام محفوظ رہیں: (Final Term 23)
(a) قدرتی آفات سے (b) وبائی امراض سے
(c) فرعون کے شر سے (d) مفلسی سے

5- فرعون کے محل میں پرورش پائی:
(a) حضرت داؤد علیہ السلام نے (b) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
(c) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (d) حضرت یوسف علیہ السلام نے

6- حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے ہجرت فرما کر چلے گئے:
(a) ایران (b) عراق (c) فلسطین **(d) مدین**

7- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمندر میں مارا:
(a) اپنا ہاتھ (b) اپنا پاؤں **(c) اپنا عصا** (d) اپنا گھوڑا

8- بنی اسرائیل کے لیے اتارا گیا: (Final Term 23)
(a) براق (b) حجر اسود **(c) من و سلویٰ** (d) آبِ زم زم

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب کیا ہے؟
جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب "کلیم اللہ" ہے۔

2- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت مصر میں کتنی قومیں آباد تھیں؟
جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت مصر میں دو قومیں آباد تھیں۔

3- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی کا کیا نام ہے؟
جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی کا نام حضرت ہارون علیہ السلام ہے۔

4- جادوگروں کے سانپوں کو کون نگل گیا؟
جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدھا بن کر جادوگروں کے سانپوں کو نگل گیا۔

5- اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس پہاڑی پر بلا کر تورات عطا فرمائی؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو "طور" نامی پہاڑی پر بلا کر تورات عطا فرمائی۔

6- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے بعد قرآن مجید میں سب سے زیادہ کس پیغمبر کا ذکر آیا ہے؟
جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے بعد قرآن مجید میں سب سے زیادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔

7- فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعے سے آپ نے کیا سیکھا؟
جواب: فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں، بلکہ یہ حق و باطل کے معرکوں میں سے ایک عظیم معرکہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے تکبر اور ظلم کو رسوا کیا اور عاجزی، مظلومیت اور صبر کو فتح عطا فرمائی۔ حق کا انکار کرنے والوں کو قیامت تک کے لیے عبرت کا نشان بنا دیا اور نیکی کے راستے پر چلنے والوں کو عظیم مرتبہ عطا ہوا۔

حضرت داؤد علیہ السلام

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب ہے:
(الف) تورات **(ب) زبور** (ج) انجیل (د) قرآن مجید

(ii) حضرت داؤد علیہ السلام کے جدِ امجد ہیں:
(الف) حضرت ہود علیہ السلام (ب) حضرت لوط علیہ السلام
(ج) حضرت زکریا علیہ السلام **(د) حضرت یعقوب علیہ السلام**

(iii) حضرت داؤد علیہ السلام نے حکومت کی:
(الف) ستر سال (ب) اسی سال (ج) نوے سال (د) سو سال

(iv) قرآن مجید میں حضرت داؤد علیہ السلام کے علاوہ جنھیں خلیفہ کہا گیا ہے:
(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام **(ب) حضرت آدم علیہ السلام**
(ج) حضرت یوسف علیہ السلام (د) حضرت سلیمان علیہ السلام

(v) حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ ہے:
(الف) عصا کا اژدھا بن جانا **(ب) لوہے کا نرم ہونا**
(ج) مُردوں کا زندہ ہونا (د) پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا

2- مختصر جواب دیجیے۔

(i) حضرت داؤد علیہ السلام کی دو خوبیاں تحریر کریں۔
جواب: 1- حضرت داؤد علیہ السلام بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنھیں نبوت اور حکومت دونوں سے نوازا گیا۔
2- حضرت داؤد علیہ السلام کو قرآن مجید میں "خلیفۃ الارض" کا خطاب دیا گیا ہے۔

(ii) حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں ایک آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیے۔
جواب: "اور ہم نے ان (داؤد علیہ السلام) کی سلطنت کو مضبوط کر دیا تھا اور انھیں حکمت دی تھی اور بات کا فیصلہ کرنا (سکھایا تھا)۔" (سورۃ ص: 20)

(iii) حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک معجزہ تحریر کریں۔
جواب: حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا اور فولاد موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا۔ کسی مشقت اور آلات کے بغیر آپ علیہ السلام اس نرم لوہے سے زرہیں بنا لیتے تھے۔

(iv) حضرت داؤد علیہ السلام رات کو کیسے نماز پڑھتے تھے؟
جواب: حضرت داؤد علیہ السلام آدھی رات تک سوتے اور پھر اٹھ کر رات کا ایک تہائی حصہ عبادت میں کھڑے رہتے اور رات کے آخری حصے میں سو جاتے۔

(v) حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے کون تھے؟
جواب: حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) حضرت داؤد علیہ السلام کا مقام و مرتبہ تحریر کیجیے۔
جواب: حضرت داؤد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہیں۔ آپ حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو آسمانی کتاب زبور مقدس عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپ علیہ السلام نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوت اور حکومت الگ الگ خاندانوں میں تھی۔ آپ علیہ السلام بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنھیں نبوت اور حکومت دونوں سے نوازا گیا۔

آپ علیہ السلام کو قرآن مجید میں "خلیفۃ الارض" کا خطاب دیا گیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام ہی وہ نبی ہیں جنھیں خلیفہ کا لقب دیا گیا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام بہت معاملہ فہم تھے اور عدل و انصاف سے کام لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت داؤد علیہ السلام کا تذکرہ یوں فرمایا ہے:

"اور ہم نے ان (داؤد علیہ السلام) کی سلطنت کو مضبوط کر دیا تھا اور انھیں حکمت دی تھی اور بات کا فیصلہ کرنا (سکھایا تھا)" (سورۃ ص: 20)

(ii) حضرت داؤد علیہ السلام کی زندگی کے اہم واقعات بیان کیجیے۔
جواب: حضرت داؤد علیہ السلام بادشاہ ہونے کے باوجود عبادت اور نیکی کے کاموں میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ بہت سادہ مزاج انسان تھے۔ آپ علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کرتے اور روزی کماتے تھے۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: کسی انسان کا بہترین رزق اس کے اپنے ہاتھ کی محنت سے کمایا ہوا رزق ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی محنت سے روزی کماتے تھے۔ (صحیح بخاری 2072)

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو درج ذیل معجزے عطا فرمائے تھے:

1- آپ علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا اور فولاد موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا۔ کسی مشقت اور آلات کے بغیر آپ علیہ السلام اس نرم لوہے سے زرہیں بنا لیتے تھے۔

2- اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو نہایت خوب صورت آواز عطا فرمائی تھی۔ جب آپ علیہ السلام زبور مقدس کی تلاوت کرتے یا اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح میں مشغول ہوتے تو انسان، پرندے اور پہاڑ بھی آپ علیہ السلام کے ساتھ شریک ہو جاتے۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب نماز داؤد علیہ السلام کی نماز اور سب سے زیادہ محبوب روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ وہ آدھی رات تک سوتے اور پھر اٹھ کر رات کا ایک تہائی حصہ عبادت میں کھڑے رہتے اور رات کے آخری حصے میں سو جاتے۔ ایک دن روزہ رکھتے، ایک دن ناغہ کرتے۔ وہ میدان جنگ سے کبھی فرار نہیں ہوتے تھے۔ (صحیح بخاری 2072)

حضرت داؤد علیہ السلام نے سو سال عمر پائی اور ستر سال حکومت فرمائی۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ بادشاہت بھی عطا فرمائی:
(a) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (b) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
(c) حضرت داؤد علیہ السلام کو (d) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو

2- حضرت داؤد علیہ السلام تھے:
(a) سادہ مزاج (b) سخت مزاج (c) بہادر (d) معصوم

3- حضرت داؤد علیہ السلام بناتے تھے: (Final Term 23)
(a) زرہیں (b) توپیں (c) نیزے (d) بندوقیں

4- اللہ تعالیٰ نے خوب صورت آواز عطا فرمائی:
(a) حضرت آدم علیہ السلام کو (b) حضرت نوح علیہ السلام کو
(c) حضرت داؤد علیہ السلام کو (d) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو

5- حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ حمد اور تسبیح میں شریک ہو جاتے:
(a) انسان (b) پرندے (c) پہاڑ **(d) مذکورہ تمام**

6- حضرت داؤد علیہ السلام نے عمر پائی:
(a) پچاس سال (b) ستر سال (c) نوے سال **(d) سو سال**

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1- بنی اسرائیل کے کون سے شخص تھے جنھیں نبوت اور حکومت دونوں سے نوازا گیا؟
جواب: حضرت داؤد علیہ السلام بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنھیں نبوت اور حکومت دونوں سے نوازا گیا۔

2- قرآن مجید میں حضرت داؤد علیہ السلام کو کیا خطاب دیا گیا ہے؟
جواب: قرآن مجید میں حضرت داؤد علیہ السلام کو "خلیفۃ الارض" کا خطاب دیا گیا ہے۔

3- حضرت داؤد علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟
جواب: حضرت داؤد علیہ السلام لوہے سے زرہیں بناتے تھے۔

4- حدیث کے مطابق بہترین رزق کون سا ہے؟
جواب: حدیث کے مطابق انسان کا اپنے ہاتھ کی محنت سے کمایا ہوا رزق بہترین ہے۔

5- اللہ تعالیٰ کو کس نبی کی نماز اور روزے سب سے زیادہ محبوب ہیں؟
جواب: اللہ تعالیٰ کو حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز اور روزے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

6- اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو کیا عطا فرمایا؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو نبوت، زبردست بادشاہت اور بہت سے معجزے عطا فرمائے۔

☆☆☆